

۱ نمازِ حایِ یومیہ (یعنی جمع چیزوں کا روزانہ صومہ حساب میں سورا) سے ضرورت دینے و احادیثی زیادہ پر واجب ہے۔
 آن آئندہ است۔ کہ نمازِ روزانہ صومہ ہمہ جہا کا نماز۔ فقہر ہوا اندر کی صورت و در عصر احاطہ ہم واجب است

نماز حای واجب

۲ نمازِ طواف واجب برای طواف واجب نماز حای واجب است

۳ نماز برصیت

۴ نماز آیات

۵ نماز حای کہ با نذر و قسم واجب ہے سورہ (میل نمازی پر انسان پر نذر (حیدر بندہ) سے بنا بقاعدہ کہ وقتا نذر واجب است۔ نماز نوری نذریم۔ بلکہ انسان اگر بگوید بلا دعا نذر اعداء نماز حای کی طواف

۶ نماز حای پر نذر واجب است

۷ قضای نماز حای کہ بر صومہ نذر واجب است یعنی فقہا مادہ پر در این علم ہارند

عسذات

۱ نماز حای کہ با نذر واجب ہے اور اگر نذر نہ اندے (الف)
 ۲ نماز حای کہ با نذر واجب ہے اور اگر نذر نہ اندے (الف)

۳ اجتنابی قاعدہ سے میل نمازی کہ بواسطہ نذر یا سبب نذر واجب بندہ است

۴ قاعدہ کی کہ بر صومہ نذر ہے۔ آئے امور یک سوئی امور باید صورت بلیتہ

۵ روایات خاص سے میل ساید نماز حای واجب ہے نماز طواف واجب ہے

۶ نماز برصیت

۷ نماز آیات

۸ نماز قضای پیر

(صلاۃ الیوم صغیرہ)

صبح	۲ رکعت
ظہر	۴ رکعت
عصر	۴ رکعت
مغرب	۲ رکعت
عشاء	۴ رکعت

بعض از احکام نماز حای یومیہ

۱ تعداد رکعات نماز حای یومیہ

۲ نماز حای ۱۷ رکعت

۳ نماز حای کہ بر صومہ نذر ہے

۴ نماز حای کہ بر صومہ نذر ہے اور اگر نذر نہ اندے (الف)

۱. مندرجات درین
۲. روایات خاصه

بنازهای یومیه و تعداد رکعات

متشابه و دلیل اجتهاد مذکور (۳ تا ۴)

۱. تعداد رکعات است که در مندرجات درین ... تعداد رکعات بنازهای یومیه، مورد فحای خوف و مذاهب اسلام است
۲. روایات خاصه

۱. حکم از مندرجات مذاهب است (اجابیه)

۲. روایات خاصه (اجابیه)

۱. بناز از زار در غیر باشد، عقده می شود
۲. معلق عقده می شود
۳. بی جامعیت از این است
۴. کوله شدن بناز خوف در وقت بی شرم که بی جامعیت است

نقص

۱. بناز از زار در غیر باشد، عقده می شود
۲. معلق عقده می شود
۳. بی جامعیت از این است
۴. کوله شدن بناز خوف در وقت بی شرم که بی جامعیت است

۱. قول مناصب ازین قول بالا ... قول ۲ بی باشد

۱. عقده در سفر چه در مندرجات

۱. این قول برده شود چون نبود بنازه مسافرت شرعی خارج است
۲. این قول در حدیث آمده است و در وقت خوف و غم است

۱. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است
۲. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است
۳. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است
۴. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است

۱. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است
۲. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است
۳. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است
۴. مندرجات درین ... در وقت خوف و غم است

۱. روایت شیخ صدوق از زار ... از امام صادق (ع) و دلالت دارد

۱. زار ... از امام صادق (ع) و دلالت دارد
۲. زار ... از امام صادق (ع) و دلالت دارد
۳. زار ... از امام صادق (ع) و دلالت دارد
۴. زار ... از امام صادق (ع) و دلالت دارد

آیه مطلق است

۱ وقت

سر ایضاً نماز

کے آٹھ وقت (از مدرس و جنت)

اوقات نمازهای پریم

۱ ظهر و عصر ← از زوال خورشید تا غروب آفتاب

اوقات نمازهای پریم

۲ مغرب و عشاء ← برای کھن مختار ← از غروب خورشید تا نیم شب

← برای کھن مفسور ← از غروب خورشید تا طلوع فجر

۳ صبح ← از طلوع فجر صبح تا طلوع آفتاب

مستندات

۱ اول وقت زوال خورشید ← طلوع اول ← عورتان و مسجون

سرودع وقت نماز ظهر و عصر

کے دلیل دوم سے قول خداوند کہ ہم نے تمہارے دل کو

خوش کن دیا ہے اور تمہاری ہر بات کو حلال کر دیا ہے۔ (لوگ سے عجاظ و ان (۷۸ اسرا)

کے دلیل سوم سے روایت (سین از ۱۱) نقل از صحیح زرارة از ابا عبد

رحمہ اللہ سے کہ نماز کے خورشید زوال یافت وقت آیتا از ظهر و عصر

داخل ہو سکتا ہے اور نماز کے خورشید غائب ہونے وقت آیتا از مغرب و

عشاء ہو سکتا ہے۔

۲ اول وقت سے مدتی بعد زوال خورشید

کے دلیل اول سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت ہے کہ نماز کے خورشید زوال کے بعد نماز کے وقت آیتا از عصر و عشاء ہو سکتا ہے۔

و مخالفین سے روایت

کے دلیل دوم سے روایت ہے کہ نماز کے خورشید زوال کے بعد نماز کے وقت آیتا از عصر و عشاء ہو سکتا ہے۔

کے دلیل سوم سے روایت ہے کہ نماز کے خورشید زوال کے بعد نماز کے وقت آیتا از عصر و عشاء ہو سکتا ہے۔

کے دلیل چوتھ سے روایت ہے کہ نماز کے خورشید زوال کے بعد نماز کے وقت آیتا از عصر و عشاء ہو سکتا ہے۔

۱ ابتدائی وقت ادایہ نماز سے غروب آفتاب تک اختلاف

۲ مملکت صحیحہ علیہ السلام سے ازبکستان
۳ روایت ترمذی بن علیہ السلام سے عمرہ مسجد قبا
۴ اہل اہل بیت سے (جسٹس ہائے عدالت) سے
۵ مملکت صحیحہ علیہ السلام سے استناد ترمذی بن علیہ السلام

۶ درحق غروب

۷ (مورد اتفاق علماء)

۸ روایت صحیحہ علیہ السلام بن سنان از اہل اہل بیت

۹ روایت صحیحہ علیہ السلام کہ فرمود وقت نماز غروب حنائی است کہ فرمود

۱۰ دلیل اول: نصیر

۱۱ سے بیہوشی قول صحیحہ علیہ السلام

۱۲ غروب کتبہ وقت ترمذی بن علیہ السلام

۱۳ لہ فرمود نماز فرمودہ این مورد

۱۴ از مورد اتفاق وقت است کہ روایات استناد اولیہ در روایات

۱۵ عمرہ مسجد قبا بحق غروب راہ است و وہ اصناف ازبکستان و عمرہ مسجد قبا

۱۶ لہ فرمود نماز فرمودہ این مورد

۱۷ روایت صحیحہ علیہ السلام بن علیہ السلام

۱۸ لہ فرمود نماز فرمودہ این مورد

۱۹ لہ دلیل دوم: مخالفت با علماء (علیہ السلام)

۲۰ ابتدائی نماز غروب سے عصر کے بعد نماز سے دلیل ہے ہوا وقت باقرآن (الہی غنم اللیل)

۲۱ صحیحہ زرارہ از اہل اہل بیت سے نقل کردہ ہے

۲۲ غروب صحیحہ علیہ السلام سے ازبکستان ترمذی بن علیہ السلام سے دلیل ہے روایت سے صحیحہ علیہ السلام بن علیہ السلام

۲۳ صحیحہ علیہ السلام (دو بارہ نماز غروب ہر سوم اہل اہل بیت)

۲۴ لہ فرمود نماز فرمودہ این مورد

۲۵ میں نماز غروب جزو نماز ہے کہ نماز ازبکستان ترمذی بن علیہ السلام سے

۲۶ صحیحہ علیہ السلام کہ نماز غروب

۲۷ لہ دلیل دوم: مخالفت با علماء (علیہ السلام) کہ فرمود وقت نماز غروب حنائی است کہ فرمود

۲۸ دلیل اول: اتفاق ترمذی بن علیہ السلام

۲۹ دلیل دوم: مخالفت با علماء (علیہ السلام)

۳۰ لہ دلیل دوم: مخالفت با علماء (علیہ السلام)

۳۱ دلیل دوم: مخالفت با علماء (علیہ السلام)

۳۲ لہ دلیل دوم: مخالفت با علماء (علیہ السلام)

۳۳ لہ دلیل دوم: مخالفت با علماء (علیہ السلام)

Shuman

1 استہمام بخار معلوم ہے قول مسطور سے تاہم یہ سب { دلیل اول : اطلاق آئین غسوق

2 } دلیل دوم : روایت صحیحہ ابن ہشیر
3 قول دوم : یک روز میں سب

5 وقت احتماً صبح نماز و سب سے قول مسطور : وجود وقت احتمالاً ہے دلیل : مسئلہ دارد سے اشکال ابن

6 روایت صحیحہ اللذہ ہے جو اس سے صحیح سند ہے اس لئے کہ اس میں مسطور تفہیم میں مسطور

7 اگر قاعدہ اخبار سند را بعد از ان کہ یہ کسی پندیریم

9 قاعدہ کبریٰ اخبار ہے صحیح ہے ابن روایت صحیحہ اللذہ است

10 کبریٰ سے صحیح سند ہے جو اس میں مسطور جبران میں مسطور

11 کے نتیجہ سے ہیں ابن روایت صحیحہ است

13 اعتقاد وقت نماز حلی صحیح ہے اس سے صحیح سند ہے تاہم اس خبر سے دلیل روایت

15 استہمام بخار صبح سے طلوع فجر سے دلیل اول سے عدم مخالفت علماء باہل فیہ

17 سے دلیل دوم آئین قرآن اللہ غسوق اللہ والمقدار اللہ
18 ہر ادا از قرآن فجر نماز صحیح است

19 کا صحیح ہے کہ برائیت

20 دلیل ابن نماز ہے فجر وجود

21 دارد ابن کہت کہ استہمام

22 وقت ابن کہت : طلوع فجر کہت

22 استہمام بخار صبح سے قول مسطور : طلوع آفتاب

25 سے قول دوم سے صحیح سند : طلوع صبح سے مسطور

26 بقا میں سے صحیح سند قول مسطور : صحیح ہے

27 دلیل سے روایت

Arman

قول معروف در ابتدای وقت نماز عشاء
 بعد از نماز مغرب است و گفته شده به خدا از این وقت تسبیح است
 (بر عرض صحت مغرب) از این بود.
 قول اول مناسب است به دلیل اول و دوم (۷۸) طبق است و لا حدیث از
 زیرا اول از آنکه همان وقت است که در جایگاه پیدا می شود و نمازهای مغرب
 و عشاء را بخواند، پس از اینست تسبیح و در حالی که عذری در مردم نبود
 به امید این کار را بر دناوت نماز بر امت مسلمین واجب کرد.

۱. استحای وقت عشاء در مسوور علیا و وقت ادای نماز عشاء تا نصف شب امتداد دارد
 ۲. برخلاف تقریری که به شیخ تصدیر و شیخ طوسی نسبت داده شده که در امتداد وقت
 نماز عشاء تا ثلث شب

قول اول مناسب است و مورد قبول فاسی به دلیل اول و ثانیه تسبیح و
 حدیث از صحیح ابن بقیه از آنکه با دروغ است
 پیامبر صلی الله علیه و آله فرمودند اگر کسی در نماز عشاء بر ائمه تسبیح
 یا تسبیح نماز عشاء را تا ثلث شب به تأخیر نهد
 (و این چون بر ائمه تسبیح است من هم در همان احوال وقت
 فصلت نماز را به جای آورد و در آن تسبیح من در آن
 نماز به دلیل فضیلت وقت فصلت و با صیقل وقت ادای
 نماز شب بکنه) پس بوی نماز عشاء در آنجا تسبیح به تأخیر
 (در آنجا که همان تسبیح است) می باشد که جز او نیز در آن خبر داده است
 در روای معارضه که مخالف با امام مورد استلال حاشیه کرده و در حدیث دیگر گذاریم.

۱. وقت احتیاطی نماز عشاء مغرب و عشاء و نماز مغرب به اول وقت
 بخانه مفیدند و در وقت اول و دوم و عشاء به آخر وقت احتیاطی دارد
 احتیاطی وقت بود که در وقت اول و دوم و عشاء به اول وقت احتیاطی دارد
 سر راه بر دو وقت است اگر چه در این زمانه به دلیل ضعف سند (همانکه مورد تسبیح)
 به یقین به عملی که گفته شده در حدیث ضعیف سند را در این زمانه به دلیل ضعف سند
 در گذاریم این را اگر چه در حدیث ضعیف سند را در این زمانه به دلیل ضعف سند
 تسبیح می کنیم و اگر غیر از آنکه با تسبیح من توانم که در وقت اول و دوم و عشاء به اول وقت احتیاطی دارد

علامه حلول وقت های نماز در غیر از احوال آن ص ۱۲۹

۱ در مورد طلوع فجر که زمان وجوب نماز است باید به احوال زیر توجه است:

الف) سرآمدن طلوع فجر، طلوع فجر صادق است
ب) باید تبیین صورت گیرد معین یا غیره، قاهر یا غیره و محقق گردد
ج) تبیین تقدیری کفایت می کند، یعنی لازمه نیست که عیناً ظهور فجر بالفعل باشد بلکه اگر بدانیم زمان طلوع فجر رسیده، احوال را نیز رعایت و یا ابراء ابتدای فجر دیده می شود، این تبیین کفایت می کند.

۲ نزول خورشید که زمان وجوب نمازهای غیر عصر است (علامه این است که سایه اسب (در نوبه) ایجاد شود و یا ابر سوره، روزه، افزاینی بگذرد.

۳ در مورد نیمه شب شرعی (که احوالی وقت نماز صبح و عشاء است) دو قول است:

الف) نیمه زمان بین مغروب آفتاب تا طلوع فجر
ب) نیمه زمان بین غروب آفتاب تا طلوع خورشید

۴ سیاحت غیر شرعی علامه، لازم است که تحقق این علامه برای مصلحت قریب شود. یعنی باید در این وقت شکی نباشد که طلوع فجر صادق کرده و یا سایه سگافین بر روی زمین نیفتاده است.

نکته این است که این احوال با احوال زیر حاصل می شود:

الف) علمه صلی (ب) احوال مصلحت (ج) قول سینه (د) خبر کردن من فرقیه (ه) ازان مؤذن نیمه و علامه بر او

۱- تبیین

۱ نشانه های وقت نماز است نشانه فجر صادق (در وقت این حالت است) است.

۲ نشانه نزول خورشید (در وقت این حالت است) است.

۳ نیمه شب شرعی از زمان بین غروب خورشید تا طلوع فجر است و لغت شده تا طلوع خورشید

کلمہ نماز، عجزی (و مستغفر بلفظ) سبب مگر اندہ برای نماز تیار دخول وقت (یہ بھی از طرف مذکور در عبارت بعد)
اسباب شدہ باشد، یا ب علم و یا اطمینان و یا با سبب و یا با خبر لقمہ (یہ واحد) یا با اذان مؤذن بقدری عالم

علامت اوقات

قبلیہ بیفتاد

عجزی سے صادق سے دستاویز آن بچنے آسمان برمی آید و در روایات تسمیہ شدہ بہ (مخبر سورا)

کے کاذب سے نوری محمودی کہ ہر کہ قبل از فجر صادق پیدا آید، در روایات تسمیہ شدہ بہ سے دم روپاہ

مذکور از فجر سے صادق سے دلیل اول: مورد اتفاق مسلمین

کے دلیل دوم: روایات از صحیحہ زرارہ و صحیحہ علی بن عطیہ از امام صادق (ع) کہ خبر صادق
را بہ قبلیہ بیفتاد و خبر سورا تسمیہ کردہ اندہ خلاف فجر کاذب کہ بہ دم روپاہ تسمیہ شدہ

علامت فجر سے تسمیہ تقدیری سے دلیل سے کہ قرآن کرا اور ابو حسن یسین (ظہور کامل) خداوندی فرماید:
مخبر بعد و سالی آمد تا آنکہ براس شہار شد سفید رنگ هیچ از زائستہ نہ بدست
ظاہر گردد

مذکور از تسمیہ از فجر صنف: تسمیہ تقدیری سے تقریب سے فعلیت پیدا کر دن فجر ہو گیا نسبت کو اگر از طرف دیگر ہم بتوان
فجر را ثابت کرد کا فی است سے دلیل سے چون غیر تسمیہ ہو سورت
طریقہ لحاظ سے ہو نہ ہو یعنی بعد از آفتاب و بعد از طلوع نوری دیگر از راہی اسباب
وقت است و فی تو انیم از راہی دیگر ہم ثابت کنیم

کے از تسمیہ صحیح حدیثی و بعضی علماء مناظر سے تسمیہ فعلی سے تقریب سے بعد از طلوع و چون بعد از طلوع نور در آسمان با در فعلیت
پیدا کنند سے دلیل سے چون ہم صورت ہو منومی لحاظ شدہ با در فعلیت پیدا کنند

۱۔ در روایات اہل بیروت از اہل حق فجر با بعد از طلوع گذرد
کا ممکن است در کتب دیگر روزمان مختلف را برای استہای وقت
زمان فرض کنیم از خود دیا عدم حضور مان

AZAD

لازم تبیین علی سے ہے۔ در صورت وجود ایہ وہ مانع دوسرے لازم میں آید وقت فریادت طو لائن ہم نامہ فریادت

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

علامت زوال سے در صورتی کہ خود اسید موازی ہو ہم سمت با سنا جن نیا سنا سے زیادہ سنا ہے

خوار سید

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

منظور از زوال خوار سید: خوار سید بالاترین مجلس در آسمان لایر کمره و در حال حرکت است

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

دلیل عدم اجراء اولیٰ، ثانیٰ از اجراء اولیٰ وقت

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

Arman

۱۔ اجماعی احادیث سے دلیل ہے چونکہ علم عقلاً محبت ہے۔ دارد و محبت حد دلیل بہ علم منہجی مناسبت

۲۔ دعویٰ وقت

۳۔ لا اعمنان سے دلیل ہے چونکہ سیدہ عقلاً در امور خود سائنح ہم اعمنان محل میں لندو
۴۔ شاعر ہم را این سیدہ عقلی منفع فکر دہ است۔

۳۔ دلیل اول سے روایت صحیحہ حسا ابن حکم بینہ در باب تفاوت محبت است و

۷۔ وقت شکار ہے۔ بینہ را امرای عقلا است کہ امر ہمیں است۔ محبت قرار دادہ است

۸۔ عن یوان استفادہ کرد کہ بینہ در احادیث دعویٰ وقت نماز کہ ہمیں محبت

۹۔ عقلاوت حضرت بہ طریق اولی محبت است۔ (روایاتی کہ بینہ را در عقلاوت

۱۰۔ محبت میں داند یہ طریق اولی شامل آیات وقت ہم نہیں لگود)

۱۱۔ صحابہ بن علی کہ از

۱۲۔ دلیل دوم ہے۔ روایاتی کہ محبت بینہ را ہم جو را لیس است کہ انکار اقامہ مبارک ہے

۱۳۔ فرمودہ حضرت علیؓ برای تو حلال است مگر این یعنی دانستہ با ہمیں حرام است کہ

۱۴۔ در این صورت ہمہ آئن را ترک کن۔ و خدا استا دیر این حدیث حضرت نماز حاضر کر بیا

۱۵۔ تو بخیر آئن رو سن ہو دویا بینہ اس پر عزیز آئن اقامہ لگود۔ در این روایت

۱۶۔ حضرت بینہ را ہم طور معلق محبت قرار دادہ است۔ با این معانی کہ بینہ میر عرابی

۱۷۔ اقامہ سڈ آئن را ما سب سے کہند و اس کے اطلاق سے اہل احزاب وقت نماز بینہ ہم میں لگود

۷۔ حضرت سے دلیل ہے سیدہ عقلاً حضرت نے راجح ہے داند و معنی از این سیدہ سندہ

۱۸۔ دلیل اول سے از معاد بن جنبر نے بہ حساب آید۔

۱۹۔ اذان وقت نماز سے دلیل دوم سے روایت سے صحیحہ ذریعہ معاد بن جنبر نے

۲۰۔ فرمودہ حدیث بالاذان اہل سنت ہم میں لگود نماز جو اذان نماز اہل

۲۱۔ آئین اہل موافقت بہ وقت نماز سندہ

قبله الاستیعاب

واجب است رو به قبله بودن در همه نمازهای واجب و قبله بمسجد نبی است و بعد از آن هر کس در آن نماز دارد.

استدلال

۱ دلیل اول: از حدیث در روایت دین

در نماز واجب

۲ هم، روایات فخران از جمله زراره از امام باقر (ع)، از امام زین العابدین (ع) روایت کرده اند که کسی که در نماز خود رو به قبله است و در آن نماز ایستاده است و در آن نماز ایستاده است و در آن نماز ایستاده است.

۳ دلیل اول روایت: رعایت قبله در نماز نافله شرط است. دلیل: اطلاع روایت زراره و حدیث لاتقلا
۴ دلیل دوم روایت: رعایت قبله در نماز نافله شرط است. دلیل: روایت یعقوب بن سعید؛ سوال کردم از امام صادق (ع) عرض کردم: نماز که از نماز نافله در حال نماز است که راه می رود؟ فرمود: بله، اشاره می کند اشاره کردی و اشاره است را برای سجود بیشتر از رکوع قرار بدهد.

عدم وجوب رو به قبله بودن در نماز نافله

نسیب است همانا لازمه عرفی جواز راه رفتن در حال نماز این است که شرط بودن قبله سابقا باشد و جاریه ای نیست از آنکه مجتهد بگوید رو به قبله حمل کنیم، زیرا احتمال این روایت در این روایت، نماز واجب الزامه شده باشد.

۵ دلیل اول: در صورت اتمام بنای کعبه و عید هم ازین می رود و با بنایی می بردن کعبه بنی بر زمین گذرد.
۶ دلیل دوم: از آنکه از بنای کعبه و عید هم ازین می رود و با بنایی می بردن کعبه بنی بر زمین گذرد.
۷ سوره انزل باطل است

۸ قول دوم: صحبت دوست کعبه می پذیرد این قول

۹ سوال: در روایتی که در حدیث آمده است که در نماز نافله اگر کسی رو به قبله ایستد و در آن نماز ایستاده است و در آن نماز ایستاده است و در آن نماز ایستاده است.
۱۰ جواب سوال: هم این است که عرفاً کسی که در نماز نافله ایستد و در آن نماز ایستاده است و در آن نماز ایستاده است و در آن نماز ایستاده است.
۱۱ یک مکان گسترده پیدا کرده و وسیع می شوند.

(گواہت) ۱ حدیث
 ۲ گواہت در نیاز }
 ۳ لا غیبہ }
 کما واجب

۵ حکم نماز بدون گواہت سے حدیث سے باطل نہ رہتا کہ صورتِ دعا

۷ کہ جب سے نجاستِ راجحہ دانستہ دلس فراموش کر دے سے نماز باطل و باید اعادہ کند

۹ سے نجاستِ راجحہ دانستہ سے نماز صحیح است۔

۱۱ مستندات

۱۲ ۱ طہی رست از حدیث سے ۱ از عنود ریات دین

۱۳ سے ۲ یمن قرآن سے آیم از اقصم اسی العطاء فاعملوا

۱۴ سے ۳ روایت صحیحہ زرارہ از امام باقر سے نماز نجس با گواہت سنت و حدیث لا عقاد

۱۶ گواہت از جنیب

۱۷ سے در لباس و روایت خردان سے صحیحہ زرارہ کہ ایسٹان گفتیم یحییٰ بنی یحییٰ بنی یا عنین

۱۸ کہ لباس اہلبیت کر دین عن علی بن ابی طالب علامت نماز است کہ تعمیر

۱۹ گفتیم میں بہ آب دست یا فقم دلس فراموش کر دیم و باللباس نجس یا غزلیم

۲۰ بعد از آن یاریم آعد ایما گفت نمازت را اعادہ می کنی و لباس ترا می شوئی

۲۱ سے صحیحہ زرارہ بولن صحیحہ عن زرارہ بنی زبیر حیون از بزرگان اعیان است

۲۲ سے در بیان سے دلیل ایہ ہر توج اولی ثابت می شود در وقتی لباس باید پاک یا مسبوک بہ طروق اولی ہا پاک

۲۳ با ایسٹان

۲۴ از وہم اعان نماز از حدیث سے ۱ (طلاق آیم از اقصم اسی العطاء فاعملوا و اطلاق روایت صحیحہ زرارہ

۲۵ سے ہر توج معلق رحمتہ جلاہ

۲۶ سے ۲ حدیث لا عقاد

Arman

۱. طهارت از جنبه درنازی، حالت اول: الطلاق مستحب مندرج در حدیث لایق است از اماره واجب است
۲. برای جاهل و ناسی
۳. حالت آخر: محض زراعت است تا می ماند که باطل است؛ روایت مستند
۴. جاهل اماره کند و دلیل روایت به حدیث عربین کرم، اگر من گمان
۵. داشتیم به برهنه بودیم است، ولی یقین پیدا کردیم پس عیب کرم امانت
۶. در آن بدیدیم و بعد از آن جوانیم پس نجاست برادر با هم دیدیم، حدیث خود زود
۷. با دستهای لومی و بی نظارت را اماره نمی کنند.

۹. بنابر این پنج محض زراعت است، به لحاظ ناسی محض قاعده (لائق) خواهد بود. حکم اماره بر ناسی معترب می شود

۱۱. (سخت عورت است)
۱۲. سخت دانه عورت است که در مرد بیضا
۱۳. مخرج عاقل
۱۴. صورتی که عذری که با عقده ردن بد است
۱۵. دست حاتاج
۱۶. یا هلتا مفضل
۱۷. در زین - تا آمدن به غنایان

۱۷. (یا یک و طاهر باشد)
۱۸. (سختی نباشد)
۱۹. (یا از اجزا، حیوان حرام گوشت و حیوانی که در نجس شری نباشد)
۲۰. (سختی اخلاقی در آن)
۲۱. (از طلا نباشد)
۲۲. (از زهر بر خالص نباشد)

۲۳. مستغذات
۲۴. (دلیل به گفته مرحوم حکیم در مستمسک! لزوم ستر در نماز حتی برای حالتی که پیشه ای است از زنا است)
۲۵. (تعمیر می شود دو دلیل ما برای پوشش در نماز واجب است)
۲۶. (روایت: صحیحه صفوان نام به اقدام در بی کاهم در، پوشش و سوال کردید می آید اما من دارد به بی آنکه بپوشد)
۲۷. (ماست کرم در نماز که راه است و وقت نماز به راه می برد که نماز فرستاد و آب هم ندارد که تمیز کند)
۲۸. (و شستن است) اما فرمود: در هر دو نماز می آید

Arman

چون که احکام تفصیل قابل شدند تا برب می کند که ستر بر او است

۱ صحت کے دلائل پر زیادتی، وجود ندارد برای نفی زیادتی لافح است.

۴ صراط از عورت در مورد

بغیہ جا ←
تخریب مائولہ

۱ روایت سے مجیدہ زرارہ سے اگر کسی کو واحد یا زوجہ اند مرد است دستن را بر

آفت خود قرار دین خودی سید ز برای رکوع و سجود اسانہ می کند
تا بیعت او نثار حسرت و

۷ دلیل ۱ مسطورہ صفا

۵ صراط از عورت در مورد

ذلیل ۱ روایت صحیحہ علی بن محمد از زیاد بن سنان اما کسی کا ہم ایع لا استفادہ کرد

دوین صحیحہ از حضرت سوال ہو زین است کہ فقہا کیو صحیحہ دارد چگونہ نماز جو اند؟

خود نہ خود را در آن بیچ جو بری را بیچ ساند و نماز جو اند اگر با سر زبان

خارج ساند بر غیر آن صحیحہ قدرت خداست استگماں ندارد

۱۱ اصوات

۱۲ صراط است از عورت

۱۳ سے روایت چهار (روسی) مؤلفہ اینہ ابی حفصہ از اقا آسانق ایع: زن در لباس

نماز جو نثار لباس سر تا سری، پیرا حق و نماز
۱۴ ہے لا عبارک تخفی را سخا در صحیحہ کہ پوسان عورت واجب نیست

۲ دست حائضہ

۱۶ ذلیل صحیحہ علی بن محمد کہ است دلالت بر وجوب پوشیدن جسم بپارہ

۱۷ یا حائضہ مفصل

۱۸ صورت قدرت من کند بلکہ فی الجملة دلالت بر وجوب سرپوشی لکن

۲۰ حکمان و لباس نماز تراہ سے مباح با سندے دلیل مسطورہ میں صفا

۲۱ سے نظر اول: اگر لباس مباح باشد

۲۲ سے مقدار مباح بودن سے اعتدال و تفریق بین صفا اسے یہ دوم: مقداری کہ عورت

۲۳ غصبی جلیز نیست زیرا
کند مباح با سند

۲۴ حکم معدوق واجب نماز خود
۲۵ نماز میں مقداری کہ سر عورت ہی کند

۲۶ واجب است مباح با سند

Arman

۱ ۵. لباس نمازگزار ... از اجزاء حیوان حرام گوشت نباشد ... روایت موقفه ابن بکر است که در آن آمده
 ۲ است از زبانه از اجزاء حرام گوشت ... در باره نماز در لباس ... روایت موقفه ابن بکر است
 ۳ است بر سینه حضرت کتا ... آورد که نماز برده پس بعد املاء رسول خدا ... است که در آن نوشته
 ۴ بود: نماز خواندن در سینه ... هو ... پوست ... بول ... و هر چیزی از حرام گوشت فاسد است

۶ ۵. از اجزاء حرام گوشت ... حلال گوشتی که ذبح صحیح شده ...
 ۷ دلیل بر روایت ... روایت موقفه ابن بکر

۹ ۵. حجاب بر بنود ...
 ۱۰ طلا برای مرد ... دلیل احصا من این حکم به مردان ...

۱۱ روایت موقفه ...
 ۱۲ حرد طلا ...
 ۱۳ حجاب ...

۱۴ ۵. حجاب بر بنود ...
 ۱۵ حجاب ...
 ۱۶ حجاب ...
 ۱۷ حجاب ...

۱۸ ۵. حجاب بر بنود ...
 ۱۹ حجاب ...
 ۲۰ حجاب ...

۲۱ حجاب ...
 ۲۲ حجاب ...

۲۳ ۱. نماز در مکان ...
 ۲۴ ۲. نماز در مکان ...
 ۲۵ ۳. نماز در مکان ...
 ۲۶ ۴. نماز در مکان ...

صدقات ۱

۱ نماز باطل است۔ دلیل: عقل تمام نہیں تو ایذا صدق واجب یا بعد یعنی معنی حیرم
۲ خواندن نماز در مکان نجس

۳ برفی گنتہ ایذاً فغوا محل سجده باید مباح باشد

۴ خواندن نماز در ملک

۵ نماز صحیح است۔ دلیل: با اذن مالک، مکان مباح غیر مورد
۶ دیگر بی با اذن مالک

۷ خواندن نماز در ملک مشترک۔ با اذن همه شرکاء نماز صحیح است۔ دلیل: زیرا مالک چند نفر هستند و اذن
۸ همه آنها شرط است

۹ شایب بودن مکان نماز اگر چه دلیل اول: اجماع

۱۰ دلیل دوم: روایت: فذلک من سکن فیہ من کذا اذاکم ان یخرج، یعنی در جائز نماز
۱۱ بی خواندن بعد می خواند جلوس باید چه حضرت فرمود: در حال حرکت، قرائت نماز
۱۲ با سب تا به مکانی که می خواند برود و بعد در آنجا بکشد

۱۳ نکتہ: این روایت ضعیف است زیرا (موتوی) بودن فذلک تأیید نشده، اما صنف نماز باطل
۱۴ صحیح و علمای جبران حی سواد در روایت معتبر است

- ۱. اجزاء نماز است
- ۲. تسبیح الاحرام
- ۳. قیام
- ۴. قرأت
- ۵. رکوع
- ۶. سجود
- ۷. تکبیر
- ۸. سلام

صراط است → انگیزه بر انجام نماز باید امتثال امر خداوند باشد. دلیل این گونه نیست که نماز را از جهت عبادت
 بین عبادت در حالت ریاضت است زیرا برای انگیزه ذکر شده است، بلکه با وقوع نظر از این، قصد قربت نماز عبادی
 بودن عمل است و عمل بر این عبادت در میان عبادت است. دلیل در روایتی است که از صحیحین زبیر بن عوف و عثمان از انبیا ص
 در آن روایتی است که در آنجا آمده که منقو و از آن وجه الله و خانه آن حضرت باشد و کسی رضایت نکند از مردم را در آن
 داخل کند مشرک می باشد و کسی که بتسبیح مشرک دلالته بر حرمت می کند لازم است که آن در بیان عمل است.

در روایتی درم از رسول خدا در حدیثی نقل شده که حضرت فرمودند که هر کس در حق امری شود که داخل حدیث
 شود بیست و چهار تن به آن می گویند ای استقامت حال را چگونه است؟ گفتند: ما برای غیر خدا عمل می کردیم
 و به ما گفته شد: تو ایستادگان را از کسی که برای او عمل می کردید بگریزید.

که در صورتی که نماز را از جهت واجب باشد عمل عقدا و اداء باید در سبب و جهت آن می شود.
 عین نماز است در حالت اول: امکان وقوع نماز بر او واجب است. عین کردن نماز است و ما شد نماز صبح و آنکه در دلیل

عنوان بدون قصد عین، عنوان تحقق نمی شود

در حالت دوم: امکان وقوع نماز بر او واجب نیست، عین کردن نماز شرط نیست، مثل نذر و نماند که در دلیل

عنوان در عالم واقع، عین برای این تحقق نمی شود، بلکه قصد عین کردن امر غیر ممکن است
 در این آیه که در آنجا آمده که هر کس نماز را از جهت واجب است و در روایتی که در آنجا آمده که هر کس نماز را از جهت واجب است

Arman

۱ در صورتی که نماز قضا بر محله شخص نباشد و یا اینکه در نماز قضا بر محله او نیست یا نماز ادا و قضا او در وقت نماز لازم باشد و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

۲ قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

۳ قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

۴ اگر در نماز قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

۵ قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

۶ قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

۷ قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

۸ قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است و مستند بر این است که قضا در وقت نماز واجب است.

تفسیر الاحرام

۲۱

۱) تکبیر الاحرام واجب در کجاست .

در ای ۶ مسئله می باشد

۲) حتماً باید یا صیغه الله اکبر باشد .

۳) ترک عمدی آن موجب بطلان نماز می شود .

۴) ترک سهوی آن موجب بطلان نماز می شود .

۵) زیاد کردن و کم کردن عمدی آن موجب بطلان نماز می شود .

۶) زیاد کردن و کم کردن سهوی آن موجب بطلان نماز نمی شود .

مسئله ۳

مسئله ۳

۱۵ اگر کسی عمداً یا تکبیر الاحرام بگوید نمازش باطل می شود، دلیل این حکم، صحیح حدیثی است که در احکام حدیثی آمده است که در نماز کسی در نمازش چندین اعضاء کند باید نمازش را التماس کند. این حدیثی اطلاق دارد و شامل تکبیر الاحرام نیز می شود لذا هر کسی عمداً یا تکبیر الاحرام زیاد یا در نماز بخواند نمازش باطل می شود.

مسئله ۴

۲۰ اگر کسی سهوی تکبیر الاحرام اعضاء در نماز بگوید، نمازش باطل نیست و دلیل بر این مسأله حدیثی (لا یغنی) اطلاق دارد. مقتضای این اطلاق در نماز در صورتی که احوال به اجزاء او و سایر اعضاء غیر عمد باشد، باطل نیست و سوء مگر احوال در هر چیز که عبارتند از: قبله، طهارت، رکوع، سجود، وقت، خوب یا ترجمه به این که تکبیر الاحرام چیزانی که در وقت است در صورتی که شخص سهواً دو تکبیر الاحرام در نماز بگوید، نمازش باطل نیست.

۲۵ سوال: آیا حدیثی لا یغنی فقط شامل احوال در نماز به واسطه کم کردن اجزاء او است یا می شود و یا اینکه شامل صورتی که احوال به واسطه زیاد کردن اجزاء او است یا می شود نیز می گردد؟
فأمر حدیثی اطلاق دارد و شامل هر دو صورت نقلان زیاد کردن سهوی می شود و این حدیثی حکم بر صحیح حدیثی است که قبلاً ذکر شد.

و اگر کسی ادعای حدیث لا یتعد مخفقین به مخالفت نصیحه است زیرا که زیاد کردن کعبه و حج و وقت در نماز،
معتاد ندارد، این گویند دفع می شود که بعد از این زیاد است در بقعه موارد معتاد آورد و عدم تقویر زیاد می این موارد مانع از
عمومیت حدیث لا یتعد است.

احکام تکبیرة الاحرام

۱. تکبیرة الاحرام واجب و بلکه رکن است، زیرا واجب آن از نماز در اسلام است.

۲. تکبیر حتماً باید با صیغه و الله اکبر باشد، به سبب دلالت صیغه و شهادت.

۳. ترک عمدی و سهوی تکبیر موجب بطلان نماز می شود چون معتقانی قائم و غیرت می باشد.

۴. زیاد کردن و کسر از عمدی تکبیر موجب بطلان نماز می شود و این زیاد کردن در کسری سهوی
آن موجب بطلان نماز نمی شود.

عیام

۱. عیام در حال تکبیرة الاحرام و قبل از رکوع، رکن می باشد و در غیر این دو صورت واجب است
ولی رکن نیست.

۲. در صورت نحر از قیام در تمام نماز، باید نماز نیمه خوانده.

۳. اگر نماز گزار در بعضی نماز قدرت بر قیام دارد در بعضی دیگر عاجز از قیام است، باید بعضی
نماز را ایستاده و بعضی دیگر ایستاده بخواند.

مسئله

مسئله اول: هر رکنی بودن عیام اختلاف وجود دارد.

بعضی می گویند عیام فقط در حال تکبیرة الاحرام و قبل از رکوع رکن می باشد.

البته باید دانست که از حدیث لا یتعد یعنی توان رکن بودن قیام را در هیچ حالتی استناد کرد، زیرا عیام جزء عبادت
است.

استناد شده یعنی باسند و دلش انفرادی است بطوری که توان رفتن بودن قیام برادر این دو حالت (تلبیة الاحرام قبل از رکوع) استناد کرده یعنی موافقه نماز که در آن آمده است و بعضی بر این فرموده است تلبیة الاحرام برادر حالت شسته جز اندر نماز شروع کرد که حضرت فرمودند باید نماز را قطع کند و دوباره اعاده نماید و از این روایت استفاده می شود که سخن حکام گفتن تلبیة باید استناده باشد.

در دلیل دین بودن قیام قبل از رکوع این است که عوام معنوم رکوع تلبیة بر قیام قبل از رکوع است یعنی به صورت ضم شدن به رکوع گفته می شود بلکه به علم سندی که قبل از آن سخن استناده باسند رکوع گفته می شود در نتیجه کسی که به قیام قبل از رکوع حلق وارد کند در واقع در رکوع حلق دارد کرده است و چون رکوع از ارکان نماز می باشد هر کس در آن حلق وارد کند نمازش باطل است.

مسئله ۲۰

اما اینکه در صورت عدم قدرت بر قیام باید بسند عبارتی می دانیم نماز در هر حال بی ساقط نمی شود - باید واقع باشد و صحیح جمله نیز بر آن دلالت می کند از اعلام صادق (ع) پرسیدم: حدیثی که جامع آن فرعون باید نشسته بخواند حقیر است؟ حضرت فرمودند: کسی که اسبابش می کند و برای او حرج دارد و کسی جز او آنگاه تریب حرم است و همان که قدرت داشت باسند و غیر این روایت هم بر این طلب دلالت می کند.

از ذیل صحیحی که بیان شد می توان استفاده نمود کسی که قادر بر استیذان در بعضی نماز است باید آن را بجزای استیذان بخواند.

دلیل اولی در ضرورت است دین

تلبیة الاحرام واجب است

دلیل دوم بر اولی آنست که می فرمایند در صورت فراموشی تلبیة الاحرام نماز باید اعاده شود. از صحیحین زاره از ابانک صادق (ع) در مورد تلبیة که بیان نماز شروع می شود و اگر فراموش کرد سوال نمودم تلبیة گفتن در نماز نماز برین است و نماز با ترک محلی و محلی آن باطل می شود یا زیادتی محلی باطل و دلش با زیادتی محلی باطل نمی شود.

صحة تلبیة الاحرام - اللهم انبر - دلیل: بسند مشهور

مستند ۱۴

ترک تکبیرة الاحرام - عذر - نماز باطل است - دلیل اول، مقتضای قاعده: زیرا امر تکب با از بین رفتن اجزا از بین نمی رود.

دلیل دوم - روایاتی که می فرمایند در صورت ترک تکبیرة الاحرام، نماز باید اعاده شود.

عذر - نماز باطل است - دلیل - مقتضای جزو بودن نماز (تعمیه ذکر شده)

عدم استناد به حدیث لاتعداد در ابیات بطلان نماز در صورت ترک تکبیرة الاحرام - دلیل - حدیث لاتعداد ناظر بر این است که دلیل در نماز مذکور باشد و کسی که تکبیرة الاحرام را تلفظ (ولو بجهل) داخل در نماز شده است.

مستند ۱۵

گفته شده است که اگر چه این نماز را به خاطر زیاد بودن عجز تکبیرة الاحرام باطل می شود به دلیل عمومیت داشتن صحیح ابن عبیر است که اتمام نماز (خ) فرمودند هر کس چیزی در نماز نسوا یا کند باید نماز نسوا را اعاده نماید اما اینک نماز نسوا فرمودند که تکبیرة الاحرام باطل نمی شود به سبب اطلاق مستثنی منه در حدیث لاتعداد می باشد بنابراین که این حدیث شامل حالت زیاد کردن نیز می شود و این حدیث حاکم بر صحیح ابن عبیر است که قبلاً ذکر شد و اگر کسی ادعا کند حدیث لاتعداد محقق به حالت تقیید است زیرا که زیاد کردن هر چه قبله عودت در نماز به همان اندازه اینگونه دفع می شود که بعد از آنکه زیادت در تقیید موارد معضاد در عدم تقویید زیاد می این موارد و مانع از عمومیت حدیث لاتعداد می شود.

عذر - نماز باطل است - دلیل - عمومیت صحیح

در ابواب علم به حدیث لاتعداد دلالت بر زیادتی نمی آید زیرا در وقت و قبله و مهرور به زیادت معنادار

زیادتی تکبیرة الاحرام

جوابی است در زیادت در تقیید موارد در کون و مجنون معنادار و عدم تقویید

عذر - نماز باطل است - دلیل - اطلاق مستثنی منه

زیادتی این موارد مانع از عمومیت حدیث لاتعداد نمی شود.

در حدیث لاتعداد

در افعال لا - حدیث لاتعداد در حدیث دلالت بر عدم لزوم اعاده نماز در

صورت زیاد کردن تکبیرة الاحرام بکند، اما معارف با روایت ابن عبیر است که

در آن حضرت فرموده بودند هر کس در نماز چیزی را زیاد کند باید نماز را اعاده کند.

AZAD

Date: 15/11/20

۱۔ جواباً: ابن حجر حدیث لا تقادروا بحیث ابی سعید، بقاری فی وجوب ریزارد بلکہ حدیث لا تقادروا عالم بریحی حدیث ابن سعید است

(قیام) ص ۱۴۲

۵ قیام سے معروف ابن علی بن عثمان: قیام در حال بلبیرۃ العراجم و قبل انزل کو یعنی رکن است و در غیر ان دو صورت اگر چه واجب است ولی رکن نیست

۱۰ عذر برکت سے در حال بلبیرۃ العراجم سے دلیل سے روایت سے موافقہ بخاری حضرت فرمود: انرا نماز در حال قیام برکتی واجب باشد ولی فراموش کنند و در حالی کہ نشسته است نماز باسراع کند باید نماز را قطع کند

۱۵ قیام سے قبل انزل کو سے دلیل سے قیام مفہوم رکوع صیبتی بر قیام قبل انزل کو است، یعنی یہ صرف خم شدن سے رکوع کہتے ہیں بلکہ یہ خم شدن سے قبل انزل کو شخص استیادہ باسراع رکوع کہتے ہیں

۱۵ عذر استیادہ حدیث لا تقادروا انک ان بلوک قیام سے دلیل سے قیام سے نماز صورتاً مستیادہ حدیث لا تقادروا ہی باسراع

۲۰ عدم قدرت سے در نماز نماز سے باید نیت نماز در حج حال ہی سابقاً ہی ہووے دلیل سے روایت سے صحیح علیہ السلام در انجا کہ نماز ہی بر قیام ہے حدیثی کہ صیادہ اب ان عرفن باید نشسته نماز بنماز جواز حدیث است؟ حضرت فرمود: کسی کہ استیادہ ہی کند وہی او حج دارو لکن خود او آگاہ تیرہ جزوین است، زفانی قدرت راست باسراع

۲۵ سے در عین نماز سے حجراً قادر بر قیام باید استیادہ صورتاً عاجز از قیام باسراع نشسته نماز بنماز جو ان سے دلیل ان جمعیت از روایت کہ ہی فرمایند زفانی کہ قدرت راست باسراع

قرائت

در دو رکعت اول نماز، خواندن حمد لازم است و در نماز واجب طبعاً تفریحاً و رفعاً، خواندن سوره کافران واجب و یا سوره بسم الله الرحمن الرحیم طبعاً تفریحاً و رفعاً و غیره سوره ای می باشد نماز این خواندن آن با هر سوره ای غیر از سوره توبه واجب می باشد

خواندن سوره حمد
در ۲ رکعت اول نمازها
واجب است

دلیل ۱: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است
دلیل ۲: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است
دلیل ۳: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است

خواندن سوره حمد

در ۲ رکعت اول نماز
واجب است
دلیل ۱: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است

در دو رکعت اول نماز
واجب است
دلیل ۱: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است
دلیل ۲: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است
دلیل ۳: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است

دلیل ۱: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است

دلیل ۲: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است

دلیل ۳: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است

دلیل ۴: روایات صحیحه بخبرین مسلم از امام باقر (ع) از حضرت در مورد این که نماز سوره حمد در نماز واجب است

Date : ۲۷

جیز و برین بسم اللہ الرحمن الرحیم سے برای سورہ صر سے دلیل اول : از مسلمات است

۱۔ دلیل دوم : روایت صحیحہ محمد بن مسلم سے از امام صادق علیہ السلام کہ فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم واجب است و قرآن عظیم سوال کر دوں کہ آیا ان سورہ فاتحہ است؟ حضرت فرمودند : بلہ کہنم کہ آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم جیز و حفت آہی دی؟ اسد حضرت فرمودند : بلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بدترین آن حفت آہی دی یا نہ؟

۲۔ دلیل اول : اجماع سے جیز و مسلمات سے مراد اند

۱۔ دلیل ۱ : روایت سے صحیحہ معاویہ بن یحییٰ سے امام صادق علیہ السلام سے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم واجب است و قرآن عظیم سوال کر دوں کہ آیا ان سورہ فاتحہ است؟ حضرت فرمودند : بلہ کہنم کہ آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم جیز و حفت آہی دی؟ اسد حضرت فرمودند : بلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بدترین آن حفت آہی دی یا نہ؟

حوالہ از بسم اللہ سے جیز و نماز با بند

۱۔ دلیل ۱ : روایت سے بابا
۲۔ دلیل ۲ : بسم اللہ الرحمن الرحیم جیز و نماز آیات است
۳۔ دلیل ۳ : حقا کہ حوالہ از بسم اللہ الرحمن الرحیم با بر سورہ صر
صحن کرد

واجب است

۱۔ دلیل اول : روایت سے ضرورت دین است

۲۔ دلیل دوم : روایت سے صحیحہ حبیب از امام صادق علیہ السلام کہ فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم واجب است و قرآن عظیم سوال کر دوں کہ آیا ان سورہ فاتحہ است؟ حضرت فرمودند : بلہ کہنم کہ آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم جیز و حفت آہی دی؟ اسد حضرت فرمودند : بلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بدترین آن حفت آہی دی یا نہ؟

وجوب برکوع نماز

۱۔ دلیل اول : روایت سے صحیحہ حبیب از امام صادق علیہ السلام کہ فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم واجب است و قرآن عظیم سوال کر دوں کہ آیا ان سورہ فاتحہ است؟ حضرت فرمودند : بلہ کہنم کہ آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم جیز و حفت آہی دی؟ اسد حضرت فرمودند : بلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بدترین آن حفت آہی دی یا نہ؟

وجوب اربعہ کی دلیل اول سے مندرجہ روایات میں درست
در حدیث کتب

دلیل دوم سے روایات سے روایات کہ برای بیان کیفیت نماز وارد شدہ است استناد بہ ہر دو

وجوب اربعہ کی دلیل دوم سے روایات زیادہ ہیں کہ در بیان کیفیت نماز وارد شدہ است
حدیث کتب و آثار کلمات

وجوب اربعہ کی دلیل سوم سے نماز زیادہ نہیں ہے بلکہ نماز میں جو کچھ ہے اس سے زیادہ نہیں ہے

سے نماز باطل است سے دلیل: قاعدہ لافاد سے حدیث زرارہ از امام باقر (ع) سے بنا، اعادہ
کے معنی

۱۰ میں شکر کہ بہ خاطر کھینچنے مہارت، وقت، تلبیہ،
کلمہ، سجود، سپ، فرود آمد، قرأت و شکر، سنت مستند

سنت فریضہ و انقیاد نہیں لگند۔ یہ اپنی حدیث باطلاق
خود باطل محل اضافہ نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ نماز میں ہے اس سے زیادہ نہیں ہے۔ در بعض افراد مستثنیٰ، مانع انقیاد و باطلاق ہے جو وارد ہے کہ امکان زیادہ نہیں
وجود دارد، یعنی اسود

۱۵ زیادہ کی وجہ نماز جماعت سے نماز جمعہ سے دلیل: صحیحہ علیہ بن یعقوب از امام کاظم (ع) سے سوال کہ ہم از فرمودی
کہ بہ امام احمد اگر وہ است و با او ہم کو جمع ہی روئے، ہم میں را از روئے ہر دو وقتوں از

اپنے کہ امام از روئے بلذت سے در امام فرمود کہ روئے را اعادہ ہی لگند و ہمراہ امام ہی فرمود

اعتبار حضور و در روئے سے دلیل ثقت امام و جناب الخوی کہ جمع یہ مخصوص ہے ہی باحد

۲۰ وجوب برسیدن سے اسان سے دلیل: روایت سے صحیحہ زرارہ از امام باقر (ع) کہ فرمود کہ اگر سر امام اسان تو در روئے بہ از حدیث
درست ہے از ان حدیث کہ جمع کی روئے
رسید کفایت ہی لگند

سجده

دلیل اول سے ضروریات میں راست ہے۔
 درجہ اول دو سجده
 درجہ اول سے دلیل دوم سے راستہ ایسی از روایات سے صحیحہ اسماعیل بن جابر از امام عیاضی نے فرمایا ہے کہ سجده
 دوم را انجام دھت تا کہ غنائی کہ بلند می شود وہ یا در آن آورد کہ سجده نکرده است۔ حضرت فرمایا: یا
 غنائی کہ کوئی نکرده است سجده کند و اگر کوئی کہ در وہ سجده نکرده یا یاد آورد کہ سجده نکرده است نماز میں
 را یاد دھت تا این کہ سلام نماز را بھد۔ پس اگر آن سجده کی کند کہ درستی این سجده قضاوی باشد۔

نقصان سجده سے عادی : نماز باطل است۔ دلیل : لا ینبذ شیئاً من سجده بجزای نماز است

سجده سے عادی : نماز صحیح است۔ دلیل : روایت صحیحہ اسماعیل بن جابر

نقصان سجده سے عادی : نماز باطل است۔ دلیل : در سجده رکن است باوجود کہ قلمرو لا تعداد
 بہ صورت سجده

نقصان سجده سے عادی : نماز صحیح است۔ دلیل : صحیحہ اسماعیل بن جابر سے نقل : اطلاق حدیث لا تعداد شامل یک سجده ہم میں ہوگا
 حکم یک سجده یا صحیحہ اسماعیل بن جابر از حدیث لا تعداد
 خارج ہوگا

زیادتی سجده سے عادی : نماز باطل است۔ دلیل : اول سے اطلاق صحیحہ اسماعیل بن جابر سے ان کے ساتھ معذور : کسی کہ در نماز میں چیزیں را اضافت
 کند یا در آن را اعادہ کند۔
 دلیل دوم سے قائمہ لا تعداد سے ہے۔ ان میں جامعہ اطلاق راستہ شامل ہوا۔ اضافت میں ہوگا۔

زیادتی سجده سے عادی : نماز صحیح است۔ دلیل : صحیحہ معنوی سے ہے۔ نماز باطل است۔ دلیل : صحیحہ معنوی سے ہے۔ نماز باطل است۔
 از امام عیاضی نقل : کہ کتبہ از امام عیاضی در بیان فرمودی کہ نماز میں جو اضافت ہوگی وہ صحیح نہیں ہوگا۔
 سجده را اضافت انجام داری راستہ سوال کہ حضرت فرمودی : نماز را اگر کسی نے اضافت سے کیا ہے کہ کسی نے
 در ان یک رکعت اعادہ کیا۔

(سورہ)

منازل اولیٰ سے بلکہ از سر بر آئین از مجتہدین ذکر رکعت دوم سے دلیل سے روایت صحیحہ علیہ سے در صحیحہ
 حلبیہ از امام صادق (ع) نقل شدہ است: انزلت من السماء
 این ذکر رکعت نماز ظہر یا نماز دیگر ہی را خواندنی و
 سوره را بعد از آن ذکر رکعت بخواند بوی در ذکر رکعت
 سوم قبل از شروع سوره سیدی پس از آن سوره بخواند و بلند تر از قبلا
 کہ این

و جواب صحیح

منازل اولیٰ و ثانیٰ: دو بار کہ دو صحت آنی بعد از سر بر آئین سے دلیل سے سیرہ مسترغمہ متصل بہ زمان
 از مجتہد آخر رکعت آخر
 معصوم علیہ السلام

سے دلیل و جواب صحیح نہ ہو اسلئے کہ بر صحیحہ بہ صورت کامل دلالت اندیافت ہی نہ ہو بلکہ صحیحہ کامل باجمیع روایات ثابت ہی نہ ہو
 (صورت اتفاق است)

اسکالی بہ وجوب صحیحہ سے صحیحہ عبد بن زرارہ کہ ہی گویند با امام صادق (ع) صحیحہ فرم فرمایا: ای ابن ابی نعیم کہ از مجتہد آخر
 نماز ظہر ہی نہ ہو بلکہ از سر بر آئین ذکر رکعت دوم: نماز ہی تمام است و نماز است سنت، در نماز است ہی
 و صورت ہی نہ ہو بلکہ از سر بر آئین ذکر رکعت دوم: نماز ہی تمام است و نماز است سنت، در نماز است ہی

جواب اسکاکی سے مراد از سنت کہ در روایات اسکاکی ہی نہ ہو بلکہ از سر بر آئین ذکر رکعت دوم: نماز ہی تمام است و نماز است سنت، در نماز است ہی
 احکام و قوانینی کہ خداوند تعالیٰ انہما را واجب کرده است لہذا بقدر سنت در این روایت بہ معنی اسباب صحیحہ ذکر رکعت
 آخر نماز ظہر اہد بود

سوال سے با توجہ بہ اسلئے صحیحہ حلبیہ دلالت بہ وجوب صحیحہ در رکعت آخر نماز ظہر ہی نہ ہو بلکہ از سر بر آئین ذکر رکعت دوم: نماز ہی تمام است و نماز است سنت، در نماز است ہی

جواب سے دلیل و جواب صحیحہ در رکعت آخر نماز ظہر ہی نہ ہو بلکہ از سر بر آئین ذکر رکعت دوم: نماز ہی تمام است و نماز است سنت، در نماز است ہی
 معصوم ہی نہ ہو بلکہ از سر بر آئین ذکر رکعت دوم: نماز ہی تمام است و نماز است سنت، در نماز است ہی

کُنِيتَ مُحَمَّدٌ
 ۱- قول مشهور: اسْمُهُ اِنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَصَلَّاهُ وَسَلَّمْ لَمْ يَكُنْ مُحَمَّدًا
 ۲- قول برحقى فِيمَا: اسْمُهُ اِنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَمْ يَكُنْ مُحَمَّدًا
 ۳- قول شيخ صدوق: اِسْمُ اَللّٰهِ وَبِاللّٰهِ

یہ ہے روایتی کہ پیغمبر بہ طور کامل تلاوت
 کے گزرجو دربارہ دو اسم کا مل با جمع پوزایا
 تا مستحق شود بنا براین تلبیٰ قول صحیح
 عمل می گنیم

۱- وجوب ذکر بگویم تین بار محمد؟ صحیحہ محمد بن مسلم بعد از اقامہ صدق ہے عرفان کریم محمد در نیاز جلوتیہ است؟
 حضرت ضروری اور تہ واجب است۔ عرفان کریم لا فرقیم جب کہ تیس جہزت ضروری ہنگامی
 کہ نہ تیس گویا: اسْمُهُ اِنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَمْ يَكُنْ مُحَمَّدًا
 شرح از تہ معنی و فہم تیس

۲- وجوب ذکر صلوات بر محمد؟ صحیحہ ابن عبید زرارہ: اقامہ صدق دع ضروری ہے صلوات بر پیامبر
 (ہو) بعد کامل سہ ہزار تیس سو دو کس کہ آن را از تہی و ترک کنند تہ تہ
 صحیح خواہد بود

۳- ترتیب ذکر محمد؟ سیرۃ قمیہ: دوم الحجیم بر تیس صلوات دالت فی لہ
 لکن سیرۃ قمیہ برای تعیین محل آن لغایت ذکر

(اسلام ران)

و سلام آخرین جہزہ نماز است و در سہی آن جز وجہ از نماز محقق می شود و آنکہ با نماز منافات را است و حلال می شود
 و برای سلام نماز اصغیہ وجود دارد: السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین و السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و یا جہر کلام از این

اصغیہ شروع شود، خردم از نماز محقق می شود

و جوب اسلام سے دلیل اول سے قول مسطور

۹ دلیل دوم: روایت سے یہ واقعہ کہ ابو بصیر نے ابو بصیر کی لہجہ اور الفاظ صدق سے مستفاد کہ در بارہ ہجرت میں نماز صبح خوانندہ بود و حیثی کہ بعد از آن کہ وقت شسته بود منق از این کہ محمد بن ابی انبوه خون صباغ برده بود و فرمودند از نماز خارج می شود و معاشران را می سوزید پس بارزنی گفرد و ما نیز من را نما می کند زیرا اسلام با بیان نماز است

کثیر معلق در سیم و حقوق اصراف سے دلیل اول سے قول مسطور

۱۰ دلیل دوم سے صحیحہ جلی از امام صادق (ع) : با بعد از شری کہ خدا در سولت روی را یاد کنی، عز دنیا تراست و اگر بگرینی السلام علیا و علی عباد الله الصالحین از نماز خارج شد ای

۱۵ دلیل سوم سے روایت مؤلف جعفری از امام صادق (ع) : بما انك اعرف مني و مني انما اجابت صوتی هم حضرت فرمودند که سلام بر من بعد از آن وقت توجیه کن و در سلام نماز گوی: السلام علیک ایھا النبئ و رحمة اللہ وبرکاتہ و السلام علیکم

احکامات کون

۲۰ کسی کہ در انجام نماز در اقل وقت شک کند لازم است کہ نماز را بخواند غیر از جای کہ در خارج وقت شک کند
کسی کہ در چیز دیگر شرط بعد از نماز است از نماز شک کند، بنا بر این کہ اعتنا کند
کسی کہ در فعلی بعد از وارد شدن در فعل دیگر شک کند بنا بر این کہ آن را انجام داند است و اگر قبل از ورود فعل دیگری برابرش شک حاصل شود آن را انجام می دهد
کسی کہ در صبح بومین آنچه انجام داده است شک کند بنا بر حکمت آن که در هر چند در فعل دیگری وارد نشده باشد
کسی که در بعد از نماز شک کند، اگر کسی در اول نماز از کسی بابت بطلان نماز خواهد شد

QZAD

۴ کسی کہ سن ۳ اور رکعت نماز ۲ رکعت میں کند اگر بعد از تمام شدن ذکر واجب سجدہ آخر شد کند بنا بر این ۲ می گذارد و بعد از رکعت نماز احتیاط استاده یا ۲ رکعت نسبتہ بجای آورد.

۵ کسی کہ بین ۳ و ۴ کند بنا بر این ۳ گذاشته و بعد رکعت نماز احتیاط استاده یا ۲ رکعت نسبتہ بجای آورد.

۶ کسی کہ سن ۴ و بعد از تمام شدن ذکر واجب سجدہ آخر شد کند بنا بر این ۲ می گذارد و بعد از رکعت نماز احتیاط بجای آورد.

۷ کسی کہ بین ۳ و ۴ بعد از تمام شدن ذکر سجدہ آخر شد کند بنا بر این ۳ می گذارد و ۲ رکعت نماز احتیاط استاده و ۲ رکعت نماز احتیاط نسبتہ بجای آورد.

۸ کسی کہ بین ۳ و ۴ بعد از سجدہ آخر شد کند بنا بر این ۳ گذاشته و بلا سجدہ سومی بجای آورد و اگر شد بین ۳ و ۴ در حال تمام باشد می نیند و حکم کسی کہ بین ۳ و ۴ دارد بدو تشبیه می شود.

فرض به عدد رکعات حکم یقین زائد در بد خلاف فرض به افعال که حکم شد را خواص در است.

مستندات

در وقت نماز را بخواند	در اول و استجاب عدم اداء
کند در خواندن نماز	در دلیل عدم سے جامعہ استفعال یقینی
	در دلیل سوم سے روایت سے صحیحہ زرارہ و فضیل از ادا کا باقی ہے چنانچہ کہ در حقیقت وقت نماز واجب یقین یا شک کردی کہ نماز را بخواند ای بیاد در وطن
	فوت آن یقین نکردی کہ انجام ندادی، نماز را بخوان و اگر بعد از خروج وقت در حلالی کہ جائز ایجا رسد باید لازم نیست به خاطر شد نماز را اداء کنی تا اینکه یقین کنی پس اگر یقین کردی بر تو واجب است که در هر حال نماز را بخوانی

در خارج وقت اقامت واجب نیست	در دلیل اول سے روایت سے صحیحہ بدیعین آ
	در دلیل دوم سے امدیه ادا از سن رفتہ به دلیل سے استمال
	در دلیل سوم سے امدیه قضا و سقوط است

تاہم این اہل برائت جاری می شود.

سید در اجزای یا در حین زائر سے قبل از داخل شدن در حین زائر واجب است آن چیز مشروط بر این که مورد شرط باشد

۱- لم دلیل اول: بقاوت بقیمت شرط در روایت سے میرے پیشین

۲- دلیل دوم: اصل استصحاب

۳- عدم انجام آن فعلی نیز بقاوت بقیمت انجام آن ہی کنند

۱- سید از داخل شدن در حین زائر؛ پیش از آنکه اعتنا کنند سے دلیل: عامرہ بخارز زائر روایت بہ دست ہی آید (میرے زائر) بہ انا کہ صدق ہی عرفی کردم: فردی در گفتن اذان شد ہی کند در حالی کہ وارد اقامت ہو رہا است فرمود عبور ہی کند: عرفی کردم فردی در اذان و اقامت شد ہی کند در حالی کہ ظہیر را ہی گوید: عفت فرمود: عبور ہی کند: عرفی کردم: فردی در ظہیر شد ہی کند در حالی کہ قرأت ہی کند: عفت فرمود: عبور ہی کند: عرفی کردم در قرأت شد ہی کند در حالی کہ ہر کوئی روضہ است عفت فرمود عبور ہی کند: عرفی کردم: ہر کوئی شد ہی کند در حالی کہ ہر روضہ است عفت فرمود: بنا بر این ہی کند ہی کند: پس انا کہ فرمود اگر از چیزی خارج شدی و داخل چیز دیگری شدی شک تو چیزی نیست

۲- سید از انا کہ زائر سے اعتنا کنند سے دلیل: قاعدہ فرائض کہ از روایت بہ دست ہی آید از وقتہ محمد بن مسلم استفادہ ہی ہو کہ از انا کہ بقاء ہی مطلق ہی کند: ہر چیزی کہ در آن شک کردی یا از چیزی ہا ہی کہ گذشتہ است از آن جانچو کہ بودہ است عبور کن

Subject: Year: Month: Day:

مسئله اولاً: صحیح عبارت احوال دو سجده باشد
 شنب بین آواز ۱. کجا بنا بر این بنا کرد
 ۲. کون رکعت نماز احتیاط استاده یا رکعت احتیاط استم خوانند
 ۳. هر مرتبه دو وقت نماز

و اما حکم شنب بین آواز به آن باین که گوئیم به دلیل قول معصوم است و بر آن عموم موقوف نماز پسین دلالت می کند الا این که موقوف نماز احتیاط یک رکعت به صورت استاده متعین می دانند نه نماز بودن کلین بین آن و نشستن و جواب این مطلب ممکن است به این که در مسئله بعدی تخفیف مذکور می شود و از آن جهت که قطع به عدم فرق بین مسئله وجود دارد، اختیار در این مسئله نیز مذکور می شود.

دلیل حکم شنب بین آواز
 ۱. صحت نماز و بنا بر این سه سجده معصوم
 ۲. صحت به سه سجده موقوف نماز
 ۳. تخفیف میان خواندن نماز احتیاط به صورت نشسته یا استاده، الغای جنود صحت از مسائل
 ۴. تقیید حکم به اتمام ذکر سجده دوم رکعت دوم بعد از شنب در رکعت اول.

سؤال: موقوف نماز به یک رکعت نماز احتیاط استاده دلالت دارد و به تخفیف بودن نماز گزار بین خواندن این رکعت استاده یا رکعت نشسته دلالت نمی کند
 جواب: در شنب بین آواز نماز گزار مخیر است از رکعت احتیاط استاده یا رکعت احتیاط نشسته خواندن یا با توجه به توضیح که به عدم تفاوت بین شنب آواز و شنب آواز داریم پس تخفیف بودن نماز گزار در این مورد (شنب آواز) هم ثابت است.

مسئله ثانیاً
 تقیید حکم به اتمام ذکر سجده دوم رکعت دوم
 در دلیل: شنب و معصوم در رکعت اول راه نداشت و با نامل شدن سجده از رکعت اول محقق می شود (با سجده دوم مطمئن می شویم از رکعت تحقق شده و باشد بجای از سجده نماز نامل می شود)

و اما تقیید حکم به تمام کردن ذکر واجب به این دلیل است که با تمام شدن آن تکمیل از رکعت اول که در آن معصوم داخل نمی شود و محقق می شود.

Arman

1 سند کا 1۔ درختوں میں نماز باسید بنا کر ایسا کیا جائے گا کہ اس سے دلیل: مجموعیت مولفہ نماز میں

2 شک میں اور 3۔ اگر رکعت نماز احتیاط استیلاہ ویا اگر رکعت سے دلیل: روایت سے صحیحہ علیہ از

4 احتیاط شستہ بخواند 5۔ افاقہ صادق ہے: اگر میں دانی اگر رکعت خواند نماز

6 یا اگر رکعت وگنان تو یہ سو ہی چیزیں نہیں ہوتی، 7۔ میں سلام بدہ و میں اگر رکعت نماز بخوان درجانی

8 کہ شستہ ایہ دوران سورہ حمد لحن خوانی

9 سند کا 10۔ دلیل مختصر در نماز احتیاط میں سے روایتی بہ استیلاہ خواندن نماز احتیاط و روایتی دیگر بہ شستہ خواندن دلالت دارد، باجموع

11 استیلاہ و شستہ 12۔ میں ان در روایت مختصر یوں بن نماز احتیاط استیلاہ و شستہ معلوم می شود

13 14۔ بہ دلیل جمع میں صحیحہ میں صحیحہ زرارہ ہا اسد از بی از الاما کے: اگر میں دانند کہ در رکعت 3 است یا 2

15 فی اسید و یک رکعت دیگر اضافہ می کند و چیزی بر او نیست و یقین را با شک نقض نمی کند و شک را داخل یقین نمی کند

16 و در اداز قول امام ع: قیام برای خواندن یک رکعت دیگر بہ صورت جدا ہی از نماز فی باسید نماز

17 رکعت احتیاط بہ نماز متصل باشد، بہ دلیل انکہ اعتقادی مزہب شیخ انجام آن بہ صورت جدا ہی باسید

19 سند کا 20۔ شک میں 3۔ 1۔ عبد اللہ لعل محمد باسید

21 2۔ بنا را بر 3۔ بنا کرد 22۔ 3۔ اگر رکعت نماز احتیاط استیلاہ بخواند

23 24۔ نماز گزار ہی کہ نمی دانند کہ رکعت دوم هست یا چهارم؟ حضرت خبر خود: سلام نماز را می دهد و می اسید میں اگر رکعت نماز

25 فی خواند و چیزی بر محمد او نیست

26 سند کا 27۔ تفسیر حکم بہ اتما ذکر واجب سجدہ سے دلیل: اگر ذکر تمام شود نماز سندن اگر رکعت مختصر نہیں ہوگا

Arman

شک بین ۲ و ۳
 ۱. عبدالرحمان اسجد بامد
 ۲. بنا را بر کابلد دارد
 ۳. رکعت نماز احتیاط استاده و رکعت نماز احتیاط نشسته بخواند

مسئله
 مجمع عبدالرحمن بن عجاج از امام کاظم ع. ا. ع. روایت کرده که از پدر بزرگوار عثمان ا. ع. صدوق ع. سوال می کند: (هر دو نماز دانند که دو رکعت نماز خوانده است یا یک رکعت یا یک رکعت؟ اما صدوق ع. فرمود: اگر رکعت نماز احتیاط استاده می خواند پسین اگر رکعت نماز احتیاط می خواند در حالی که نشسته است.

مسئله
 شک بین آوردن سه سجده یا چهار سجده
 ۱. بنا را بر کابلد دارد
 ۲. دو سجده صحیح جا آورد

مسئله
 صحیح است این تعبیر از امام صدوق ع. دلالت می کند بر این که در رکعت خوانده ای یا اگر رکعت ۱، عبدالرحمان نماز در حالی که نشسته ای اسجد بامد و بعد از آن اسجد بیده.
 و معتقد کردن حکم مسلم به بعد از سجده آخر است بر این استقامت را که از تعبیر به فعل معنی اصلیت می باشد

مسئله
 شک بین آوردن سه در حال قیام یا چهار سجده
 ۱. باید بشنود و بعد سلام بخواند
 ۲. دلیل رجوع شک بنا بر تواتر از شدت
 ۳. اگر رکعت نماز احتیاط استاده یا اگر رکعت نماز احتیاط نشسته بخواند
 ۴. که در این صورت باید تخلف شک گفته

مسئله
 بین آوردن ۲ یا ۳ رکعت در نماز
 ۱. در این صورت که در این صورت باید تخلف شک گفته
 ۲. در این صورت که در این صورت باید تخلف شک گفته
 ۳. در این صورت که در این صورت باید تخلف شک گفته

shuman

متنظراً

۱. ظن در تعداد رکعات نماز به حکم یقین است. دلیل: روایت است که حکم از این روایت

۱. حکم اول: محل بر طبق ظن واجب است. یعنی تلفظ کلمات اگر با شکر به طرف
احتمال متقابل شد یا در جهات مختلف گذرد.

۲. حکم ۲: در صورتیکه در طرف شک مسلولی باشد اعاده واجب است یعنی اگر ممکن تلفظ
به یک جهت متقابل نشود و در صورت دیدن باطل یا بدین اثر اعاده کند.

۳. و اما این که ظن به عدد رکعات به حکم یقین است به دلیل محدوده عنوان از این الحسن نوع است؛ لذا اگر فرضی
که چند رکعت نماز خوانده ای و گمانت به سوی چندی نمی رود آن را اعلان کن.

یعنی به درستی که این محدوده بر حکم دالالت می کند و واجب بودن محل کردن عطا بود و هم یعنی شک

۴. واجب بودن اعاده در صورتیکه شک به طرف مسلول باشد

۱۶. که حکم دوم با اوله اصلاً یک طایفه است که در صورت تقید زده می شود زیرا آن در سه امر احکام است و دلیل معتبر رکعت
این حکم در مورد اعاده خارج شده اند.

۱۷. و اما این که ظن در افعال به حکم شک است به دلیل این است که شک در علم لغت به معنی خدای علم است.

۱۸. و احتمالاً شک به معنایی که در احتمالات مسلولی المرفوض است اصطلاح خاصی است که محل آن بر لغوی
شروع معنایی ندارد. همچنین آن که احتمالاً معنی آن معنای اصطلاحی در برابر کلمات بظاهر وجود دلیل

۱۹. همان نمی باشد.

Arman

۱ شرط نماز
۲ قصد داشته باشد مسافر را اولی کند که اگر فرسخ است، حال همه باید (فقد رفت باشد) و یا
۳ تلفیقی (رفت دیگر گشت) باشد هر چند اراده نداشته باشد که در همان روز برگردد.

۴ قصد عبور از وطن خود را نداشته باشد و یا قصد ماندن ۵ یا روز قبل از رسیدن به فرسخ را
۵ نداشته باشد.

۶ سفر واجب باشد
۷ سفر به عنوان سفل انتی باشد
۸ از کسین نباشد که خانراش به او دست
۹ بدهند پس به حد ترخص

۱۱ حد ترخص که مانع است که اهل شهرش را ببیند و یا صدای اذان شهرش را بشنود.

۱۲
۱۳ لزوم قصد نماز در؟ دلیل اول: ضروریات فقهیه

۱۴ دلیل دوم: روایات
۱۵ بخار و است، و آنکه کسی از شهر دور است دارد و قصد ای داد و او برگردد و بگوید
۱۶ در حد دیگر زوارها از آنجا فرج آفته است؛ یا مسافر است (ص) قومی که وقتی بلد افخاری کردند
۱۷ نماز را قصد می خوانند و در آنجا گرفتند را، معصیت کار نیامد و ضروری آنها را روز قیامت
۱۸ معصیت کار حسند و ماخر زندان و ضرر زندان نیز زندان آنها را تا امر روز سناسیم.

۱۹
۲۰ اختلافین قصه
۲۱ نمازهای اگر گشتن

۲۲ دلیل اول: ضروریات دین
۲۳ دلیل دوم: دلالت بر جزی بقول

۲۴
۲۵
۲۶
۲۷

۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰

Arman

۱ اعتبار فرسخ - چند دسته روایات
 ۲ برای تحقق سفر و وجود دارد
 ۳ ۲۴ مایل شده است
 ۴ مایل مسافت در یک روز
 ۵ ۴ فرسخ در چهار فرسخ
 ۶ چهار فرسخ بود و ۴ فرسخ بر هر روز ۱۶ مایل بود
 ۷ البته این بود و بر کسی عمل نمی شود که قصد برگشت در همان روز را دارد

(۱) در برخی از روایات تعبیر به ۸ فرسخ شده است -
 (۲) این روایات به دست می آید طی ۸ فرسخ است

۹ اعتبار قصد طی مسافت
 ۱۰ دلیل اعتبار و وقت جایز است که مطلق به حد تحقق برسد در حالی که هنوز طی مسافت ۸ فرسخ در خارج تحقق نشده است و لازم این مطلب است که ملاک در قصد بنا بر قصد طی مسافت باشد. علاوه بر این به موهبة بحار نیز استناد کنیم (استند ذکر می شود)

۱۳ ۹
 ۱۴ کفایت طی مسافت
 ۱۵ تلفیق در تحقق سفر
 ۱۶ دسته اول روایاتی که ملاک قصد را ۸ فرسخ ذکر کرده اند.
 دسته دوم روایاتی که ملاک قصد را طی ۴ فرسخ ذکر کرده اند.
 دسته سوم روایاتی که ملاک قصد را ۴ فرسخ وقت و ۸ فرسخ برگشت ذکر کرده اند

آنچه از مجموع این روایات به دست می آید اینست که روایات دسته سوم بین روایات دسته اول و دوم می شود و در حدیث مسلم تصریح به تلفیق شده است

۱۸ روایات دسته اول موهبة میماند از حضرت سوال کردیم از مسافر که در چه مقدار نماز می خواند؟ حضرت فرمود: در طی مسیر یک روز، و آن ۸ فرسخ است. که ملاک را ۸ فرسخ قرار داده است.

۲۰ روایات دسته دوم: حدیث زراره از امام باقر (ع) روایت کرد: هر یک که برود است و یک برید ۸ فرسخ است. ملاک ۴ فرسخ قرار داده
 ۲۱ روایات دسته سوم: حدیث معاویه و هب: به اناک هارون و ع: عرض کردم: کدامترین مقدار نماز قصر می شود؟ حضرت فرمود: ۴ فرسخ بود. ۴ فرسخ بود. ۴ فرسخ برگردد. که ملاک را از وقت تا ۴ فرسخ به ضمیمه برگشتن ۴ فرسخ قرار داده است.

۲۴ ۳ روایات دسته سوم بین دسته اول جمع می شود و در حدیث محمد بن مسلم از امام باقر (ع) تصریح به تلفیق شده است:
 ۲۵ سوال کردیم از حضرت در مورد قصر نماز، حضرت فرمود: ۴ فرسخ، گفتیم: ۴ فرسخ؟ فرمود: همانا ۴ فرسخ است و ۴ فرسخ برگشته است پس آن روز را نیز گرفته است.

Arman

۱ اما این که معتبر نیست در جهان روزی که در صورتی که طی مسافت به صورت تلفیقی باشد، بخلاف قول بعضی از علمای
 ۲ خاطر اطلاق محلیه و غیره است و وجهی که گذشت در مورد آن شرح می‌دهد و آن شرح می‌دهد که در
 ۳ و ادعای این که این روایت معتبر است در آن روز یا آن شب، وجهی ندارد و مخصوصاً در آن زمانی
 ۴ (زمان مخصوصی که طی مسافت به نحوی صورت می‌گرفت)

۵ **دلیل ۸** اعتبار تقاضای عقد مسافرتی (استقامت)
 ۶ اما این که معتبر است عقد سفر استقامت است، به خاطر این است که اگر عقد استقامت بر نداشتند، با سفر
 ۷ می‌شود که بر می‌گردد و مسافت را به صورت مستمر طی نمی‌کند، لازم بود که تمام آن را در این صورت واقع است
 ۸ چون طی مسافت که شرط عقد بود محقق نشده است، و با استقامت در طی مسافت است (اما عقد ندارد)
 ۹ در این صورت وجه واجب است، تا از آن کامل بخوانند

۱۰ چون ظاهر موقوفه نماز از اتمام صلوات است، سوال کردیم از حضرت در مورد کسی که برای جهاد بیرون می‌رود و نماز
 ۱۱ یا پیش از سفر یا طی آن می‌کند و بعد از آن می‌ماند، پس ۵ یا ۹ فرسخ را طی می‌کند و از آن مسافت
 ۱۲ تجاوز نمی‌کند پس در جهان نماز می‌ماند، حضرت فرمود: مسافر نیست، مگر اینکه از منزل یا آبادی جزو
 ۱۳ هست فرسخ دور، پس باید نماز را کامل بخواند، معتبر بودن عقد و مستحب بودن عقد طی مسافت است

۱۴ **دلیل ۹** اعتبار عجز عقده عبور از وطن در قصر نماز
 ۱۵ و اما این که معتبر است عقد عبور از وطن را نداشتند، پس اگر کسی عارض شدن آن باید که مطلق بیان شود
 ۱۶ اگر عجز از وطن هر چند بدون عقد عبور از آن، حکم سفر را قطع می‌کند به گونه‌ای که نماز به عقد طی مسافت
 ۱۷ جدید ندارد، و مسافت طی شده به مسافتی که می‌خواهد طی کند منتهی نمی‌شود؟
 ۱۸ این مطلب به این خاطر است که کسی که از وطن بیرون می‌رود مانند کسی است که از وطن اول خارج شده است
 ۱۹ در این که دلیل و عجز عقده نماز حکم می‌کند بر این فرود بر این که این نوع نماز را قصر کند مگر بعد از عقد طی
 ۲۰ آن فرسخ از وطن، چون بین دو وطن خروج وجود ندارد

۲۱ **آخرا** عقد عبور از وطن مانع از حکم کردن به قصر نماز است، هر چند عبور از وطن در خارج محقق نشده باشد؟
 ۲۲ این مطلب به خاطر این است که ظاهر دلیلی که عقده معتبر می‌دانند که موقوفه نماز است که گذشت و معتبر
 ۲۳ بودن صدق مسافر است بر فرد در طول مسافرت و این که عقد سفر را ببدای سفر متعلق به مسافرتی
 ۲۴ است که عنوان مسافر در طول طی آن مسافر بر او صدق نکند

Arman

۱. قاعده دلیل اعتبار عدم قصد اقامت در روز در قمر نیاز

۲. اعتبار بودن عدم قصد اقامت ۵ روز قبل از ظهری مسافرت (افرنسخ) این از مسافرت است که اختلاف در آن نیست.

۳. اما مطلب - اگر اقامت در جایی که قبل از ظهری مسافرت هر چند بدون قصد قبلی سفر را قطع می کند، به گونه ای که قمر نیاز نیاز ندارد به قصد مسافرت جدید و مسافرتی که طی خواهد کرد به مسافرتی که طی کرده صمیمه این می شود.

۴. بنابراین قول کسی که قابل استیم این است که ماندن ۵ روز در جایی سفر را هم می خوانند و حکم قطع می کند، نه این که فقط حکم سفر را قطع کند و شرط عقد نماز صدق عنوان مسافرت در طول طی مسافرت، بنابراین آنچه چه اگر مؤلفه بخار که گذشت ظاهر می شود.

۵. اما بنا بر اینکه ماندن ۵ روز، فقط حکم مسافرت را قطع کند، برای وجوب ایام نماز به استصحاب آنکه نماز (قبل از حرکت وطنه او بود) استیصال می شود.

۱۱. ^{قصد} اگر اقامت (۵ روز) قبل از ظهری مسافر را قطع می کند، در جایی که در خارج اقامت تحقق نشده است؟

۱۲. به خاطر این است که آنچه از اقامه وجوب قمر نیاز استفاده می شود وجوب قصد است با قصد افرنسخی که باقی آن عنوان مسافر صدق می کند، و با قصد اقامت در بین راه این (قصد افرنسخ) تحقق نشده است، بنابراین این که قصد اقامت (۵ روز) هم حکم می خوانند و مؤلفه مسافر را قطع می کند، نه این که فقط حکم مسافر را قطع کند.

۱۳. اما بنا بر انقار قابلیت حکمی و مؤلفه مسافر را قطع می کند، نه این که فقط حکم مسافر را قطع کند.

۱۴. اجماع عقیده بر آن قائم شده باشد.

۱۸. اما عقیده بودن صحیح بودن سفر، به خاطر معجزه عبید بن زراره است؛ از آنجا که صدق حج، سوال کردیم از کسی که برای صید خارج می شود، آیا نماز من را عقید می کند یا نه؟ فرمود: آنگاه می خواند، چون مسجد درستی را نرفته است.

۲۲. سفر به عنوان رکن نباشد؛ چون در الجملة مورد اتفاق است؛ و معجزه زراره بر آن دلالت می کند؛ اما با آنکه فرمود: اگر چه که واجب است نماز را تمام بخواند، در سفر است یا در حضر و وطن خود؛ اگر ایام روزه (کایا)، اگر ایام روزه (کایا) که خود را اجیر کردی می کند، همچو بان، و قاعدتاً چون اینها سفر این گروه هستند.

۲۵. و کسی هم که سفر مقدمه سفر او هست نیز صدق می کند (و وجوب ایام نماز) با آنکه به عموم عقل

Arman

۱۳- فردی بنامند که خانه او بر سر راه او برت (عسکری) به خاطر مولودت ~~بسیار~~ اسحاق و بنی عمار است. از حضرت سوال کردم در مورد ملوانان و اعراب (بابیه نسنج) آیا تکلیف آنها تقصیر است؟ فرمودند همچون خانه؟
۲- مخافه احسان است. به خاطر عدم استقرار اینجا در مکانی و محلی و محروم شدن کند.
۳- پس نمازتان کامل است

۱۴- معتبر بودن رسیدن به حدیث حقیق، به خاطر دلالت روایات بر آن است. البته روایات در عین حدیثی اختلاف دارند.

۱۵- صحیح مسلم: به افاک صادق روی عرض کردم: فردی باره سفری کند و خارج می شود چه موقع نماز را تقصیر کند؟ فرمودند وقتی از خانه جافاصله گرفت. که فاصله گرفتن از خانه هاراکه معمولاً نشانه آن نزدین اهل آنجا آبادی است. معتبر دانسته است.

۱۶- صحیح مسلم: من سئل ان افاک صادق (رح) از حضرت در مورد قصر کردن نماز سوال کردم، فرمودند اگر در خانه نبود سگ، اذان را می شنوی پس باید نامل بخوانی، و اگر در جایی بودی که اذان را نمی شنوی پس باید قصر بخوانی، و اگر از سفر هم با رگشتی همین گونه است. یعنی سئل از آن را معتبر دانسته است.

۱۷- در این صورت بین اطلاق معنوم حرکت از آنجا به بیرون بخارجی موجودی آید.
۱۸- رفع این بخارجی ممکن است به این که اولی (یعنی اطلاق معنوم را) به روی (یعنی دیگری) قصر کنیم و در این صورت است که تحقق یکی از آن دو (خفا و اذان یا فاصله گرفتن از خانه ها) در قصر نماز کافی است.

۱۹- قواعد سفر
۱- با گذشتن از وطن
۲- عزم بر ماندن هاروز میت سوم در مکان واحد
۳- به مدت ۵ روز در جایی ماندن در حال نزدیک

۲۰- قطع سفر با گذشتن از سفر سه روایت ۸ فرسخ به قبله است

۲۱- اقامت ۵ روز سفر را قطع می کند این از جهات است. یکی روایت زراره از افاک با شروع، دلالت می کند بر آن حضرت عرض کردم: تقاضای شما در مورد کسی که وارد جایی می شود تا چه موقع باید نماز را قصر بخواند و چه موقع باید تمام بخواند؟ حضرت فرمود: اگر داخل جایی شدی و چنین دانستی که در آنجا ۵ روز خواهد ماند پس نماز را
Arman

۱ نماز بخوان. اما اگر ندانستی که آیا در آنجا هوا می ماند و می نویسی فردا خارج می شوم یا روز بعد از آن، پس نماز
 ۲ را حقه بخوان. از آن زمان که در آن عسرت تا این که یک ماه بگذرد، و اگر یک ماه تمام شد پس نماز را تمام
 ۳ بخوان هر چند همان لحظه بخوانی از آنجا خارج شوی

۴ اما اعتبار بودن قصد ماندن در روز و کافین نبودن حجره ماندن، به خاطر تعقید صحیح گذشته است بر تعیین داشتن

۵ اما اعتبار نیست سرهم بودن (هزار روز)، به خاطر ظهور لکنم (عشره) است. در سبب سرهم بودن

۶ اعتبار یکی بودن مکان، به خاطر این است که آنچه در روایات وارد شده تعقید مکان، در زمین است و
 ۷ (آبادی) است و هم اینها ظهور در وحدت مکان دارند.

۸ واجب بودن آن نماز بر کسی که در دامت، بعد از سه روز، به خاطر صحیح و زیاد است که لذت و روایات دیگر

انماز جماعت

۱ جماعت در نمازهای واجب مستحب است. غیر از نماز عواف

۲ در نمازهای مستحبی اصلش مشروعیت است مگر در نماز باران

۳ استحباب به جماعت خواندن تمام نمازهای واجب، غیر از نماز عواف

۴ احکام نماز جماعت ۱. مسترد عین خواندن نماز مستحبی را باران به جماعت

۲ تحقق جماعت با حضور حداقل دو نفر

۳ عدم استتاد ائمه جماعت بر ائمه در نماز عواف و غیره

۴ درک جماعت با تکبیر مأموم، قبل از سر برداشتن ائمه از رکوع

۵ عدم حکم به ائمه جماعت در صورت شک در بقاء ائمه در رکوع خلفاء تکبیر مأموم

۶ لا لزوم فرد بودن ائمه در صورت فرد بودن مأموم

۷ شرطیت عدالت و قرابت صحیح بر ائمه

مستند است. منتخب بودن جماعت خواندن نماز که در حدیث، جماعت نماز نماز مؤلف مع محمد زهرا و غیره و غیره است
 به حضرت عمر بن کربیم: آیا نماز جماعت واجب است؟ فرمود: نماز جماعت واجب است اما جماعت در تمام نمازها واجب
 نیست، بلکه مستحب است. هر کس به جهت ردی گرداندن از آن و از جماعت مؤمنان و بدوین عذر آن را
 ترک کند (گویی) نماز خوانده است.

با این بیان که جماعت (و لکن مستحب) مکلف علی (المفروض) لذا تقدیر این می شود: جماعت واجب نیست
 ولی مستحب است در تمام نمازها، و این دلالت می کند بر بیوت محمد افرادی بر آن
 و ادعای انفرادی نمازهای واجب به نمازهای مؤمنان فقط، با علم از فی العلوات که نمازها
 مناسب نیست.

۲ استناد نماز مؤلف به خاطر مطلبی است که شیخ زینب و دیگران ذکر کرده اند به جماعت خواندن نماز
 مؤلف محمود نیست، بلکه آن از بیامید (در حجه الواح نقل شده، با این که جماعت واجب است زیاد از حج
 نقل شده، و این دلالت دارد بر شروع نبودن جماعت در نماز جماعت مؤمنان فقط معقل است.

۳ اما مشهور نبودن جماعت در نمازهای مستحب، به خاطر آنکه مقتضی (جواز جماعت) است (در نمازها)
 مستحب (به غیرین جمله) (العلاء فی تفسیر نماز واجب است)
 بعد از او در زمان پیامبر (ص) نیز محمود و نبوده با اینکه حضرت به جماعت حدیثی اجماع می دادند.
 بله در مورد نمازهای مستحب ماه رمضان خلعت دوم به جماعت خواندن را جایز دانسته است و تا زمانی حاضر هم
 ادامه دارد به معنی فضل از احکام با قر و صادق (ع) وارد شده: به جماعت خواندن نماز مستحب جای مایه رمضان
 که کمتر نمازهای مستحب است، بدعت است.

و در روایت وارد شده که امیرالمؤمنین (ع) در زمان خلافت خود از آن خبری نکرد و مردم با ناله گفتند: و ایما و ایما
 سهی حضرت هم کوتاه آمد و فرمود: بخوانید همانگونه که در وقت سهاطم وارد شده است. و با این که بعضی از اشکریان
 احکام و نماز کردند: این اهل اسلام سنت محمد تغییر نکرد (همانگونه که در روایت مسلم بن قسین جلالی وارد شده).

۴ اما عقیده سنی جماعت به قید اصلی بودن، به خاطر این است که حدیثی که بالا آمده واجب با هر شامل
 جماعت (العلاء فی تفسیر) می شود چون آنرا نمی توانیم از آن به ذهن می رسد نماز جماعت که با الهامه واجب است.

Arman

۱. نماز جماعت با ۲ نفر معتقد می شود در بیخاطر صحیح زبانه است؛ با عاقل همدون روح هر من کرم آیت با
 ۲. ۲ نفر در جماعت معتقد می شود؟ فرمود: بلیه. و لیکن در سبب راست دست دیگر می فکرانگرند.

۳. معتبر نبودن آنکه افاک نسبت امامت کند؛ بیخاطره این است که نسبت به اطلاق صحیح زبانه و فاضل
 ۴. در مورد آن ممکن نیست همچون روایت نقلیه مجموع افرادی دارد به مجموع احوال من. بلیه اگر معتبر بود
 ۵. نسبت به آن آنگاه در حدیث آمده بلکه گفته می شود امکان اجرای اهل برائت از معتبر بودن آن وجود دارد.

۱- استنباط اجتهاد جماعت! اتفاق العباد

۶. ادله برضی از اجتهاد جماعت
 ۷. لا استنباط جماعت برای عموم نمازها واجب؛ صحیح زبانه و فاضل

۸. استنباط نماز طواف از غیر و عیب جماعت اعم معصومیت و عدم نفل آن در وجه الوداع

۹. عدم مسرور و عیب جماعت؛ هفتاد و هفتاد؛ فقیر معتقدی تعبیر العلاء الفرغیة

۱۰. احضار و غیر و عیب جماعت بیخاطره واجب اهل من. انفرادی ادله به آن

۱۱. اعتقاد جماعت با حضور ۲ نفر صحیح زبانه

۱۲. عدم اعتبار شرط جماعت توسط امام؛ عدم وصول بیان و قاعده برائت

۱۳. لزوم شرط جماعت در نماز عیدین؛ استنباط نماز عیدین در نماز عید عقلت آورده شده به این که قوام عیبت

۱۴. نماز عیدین به جماعت بودن آنهاست؛ گویند این که مقدار واجب از آن مقداری است که با جماعت با هم بیاید این

۱۵. مقدار واجب را فقط کند که نماز جماعت است

۱۶. احتساب یک رکعت متصل از سر برداشتن افاک از رکوع صحیح زبانه صحیح سلیمان بن خالد از امام

۱۷. صحاح روح؛ اگر کسی افاک را در رکعت کند در حال تکمیل او در رکوع است؛ پس رکوع کند قبل از این که افاک رسد از رکوع بیرون

۱۸. به تحقیق لا رکعت را در رکعت کرده است؛ روایاتی نیز در لالت در نزد این که کسی که وارد مسجد می شود اگر خوف کند رکوع

۱۹. در رکعت افاک رسد از رکوع بیرون در رکوع یکبار می رود (و خود را به جماعت می رساند) و همین طور روایاتی که دلالت

۲۰. بر سبب بودن طول رکوع افاک دارد تا این که ما هم می توانیم حقوق بیرون

۲۱. عدم احتساب یک رکعت در صورت تکمیل بی رکوع افاک؛ عدم احراز رسیدن بی رکوع

Arman

۱۵. امامت زین بقره پس جانشین نبودن امامت زین بقره که از مسلمات است. روایت مؤلفه صحیح است: ۱
 از اعاک صانق صحیح است از زین که امامت حق کند بر زنان، فرمود: استگافی ندارد، پس این روایت ظهور دارد در عدم
 بودن عدم جواز امامت زین بقره زین
 ۲ اصل عدم مشروعیت (امامت زین بقره)

۱۱ دلیل شرطیت عدالت برای امامت ۱ اتفاق تاریخی (اصحیح) ۲ روایت مؤلفه صحیح از حضرت سوال
 اگر چه از فرقی که شما زنی خواندند که اعاک امامت دارد شد در حالی که شخص یک رکعت از نماز واجب خوانده بود، فرمود:
 اگر اعاک عادل بود، پس نماز دیگر صحیح بخواند و از نماز واجب منصرف شده آن را مستحبی قرار دهد و با اعاک وارد نماز
 شود همان نظر که حسبت. و اگر اعاک عادل نبود، نماز بس و الا لا در حد و یک رکعت دیگر بخواند و بنشیند به اندازه ای که گفته شود (تکبیر)
 پس نماز را بگویند که حق خوانده به طریق بقره صحیح است

۱۲ دلیل شرطیت صحت قرائت اعاک ۱ اتفاق اصحاب ۲ قرائت به طور کلی از نماز و صحت اعاک و کتب و فاضل قرائت او است
 در حدیث صحیح است این روایت: به اعاک صانق صحیح و صحیح کردیم آیا قرائت
 حق کند فرمود: آن را با اعاک هر کول می کند
 ۳ مؤلفه صحیح از اعاک صانق صحیح و خبری از حضرت در مورد قرائت است سرانجام
 سوال کرد فرمود: نه اعاک صانق قرائت است

نماز صحیح (شرح ۲۸)
 ۱۷ ۴ رکعت فائده نماز صحیح
 کیفیت نماز صحیح
 ۱ دو خطبه قبل از نماز

خطبه اول: انا لله استید، حمد و ثنای الهی، توصیف به تعویذ استوره القرآن، پس کس می شنید
 خطبه دوم: حمد و ثنای الهی، صلوات بر محمد و آلش، دعا و استغفار بر او من بود
 کیفیت خطبه های نماز صحیح

Shaman

1 مستنداً
 2
 3 اقول در باره وجود نماز جمعه
 4 } و خوب عینی سید لیل: آئین دروائی زراره از احکام باقریه
 5 } لا و خوب محسوس
 6 } حرمت (عدم مشروطیت)
 7

8 روایت صحیح زراره از احکام باقریه، همانند سایر عذر و حیل بر مردم از جمعه تا جمعه نماز واجب کرده از جمله آنکه نماز
 9 است که خداوند آن را در جماعت واجب کرده و آن جمعه است و از آن گذشته بر دستم از حدیثی که در کتاب
 10 که ما فرموده شد: لا یزین لا یزین الا ما یزین و این که بر افرین باشد
 11 به مقتضای اطلاق کلمه الناس شامل همه می شود تا روز قیامت که از جمعه آن عصر عیبت است
 12 و خوب عینی در مرحله بقاء چون دلیل بر تأیید کردن آن وجود دارد
 13 ایضا در دعای صحیفه سجادیه

14 تقیید می شود از آن که فرموده شود که در صورت برقراری نماز و
 15 ابتدا مورد تأیید لغوی است و در قول به تحسیر و عدم مشروطیت دلیل ندارد

17 } 1. دورگویی بودن نماز جمعه: مؤلفه جماعه از احکام باقریه، نماز جمعه با احکام آن است
 18 } و در آن به تنهایی نتواند پس آن کار لغت است

20 } 2. دو جنبه ابتدائی نماز جمعه: مؤلفه جماعه از احکام باقریه، (خفیه می خوانند
 21 } یعنی امام جمعه در حالی که ایستاده است خدا را حمد می کند و او را می ستاید پس سفارش
 22 } به تقوی الهی می کند پس تک سوره که یک از قرآن می خوانند و بعد می نهند پس بر می خیزد
 23 } پس حمد خدا را می گوید و او را می ستاید و بر محمد ص و بر ائمه مسلمین صلوات می فرستد و برای
 24 } زنان در مردان مؤمن استغفار می کند پس در قیامت غار غیبی است از این که در روز اقامه می گوید
 25 } پس برای مردم برکت می خوانند

تقریباً روزہ سے روزہ این است کہ انسان در تریب الی اللہ از چیزهایی که روزہ را باطل می کند اجتناب کند و عبارت شد از

۱ خوردن و آشامیدن

۲ جامع حوازه در قتل یا در دبر، فاعل یا مفعول یا اثر شد که در جماع یا خدا رحمتی است و عذر روزہ واجب بدون کینه

۳ انزال منی اگر با عقد خارج شود روزہ باطل ولی بدون عقد باسد و روزہ باطل نیست

۴ طاقن ماندن محسوس یا طاقن غیر بر جنابت

۵ دروغ بستن بر خدا و بند سبمان یا بر اسب و حیوان یا کینه از عفو مبین الی

۶ رساندن غنا به خلق

۷ خوردن سرد آب

۸ عیاف با حیوانات

۹ استغناء محسوس (حق کردن)

مستند

۱۰ دلایل لحاظ عقد

۱۱ قریب در روزہ
۱۲ بر طبق روایات، اسلام بر امری که عقد قریب در آن لحاظ شده باسد بنا نهی شود
۱۳ چیزی که عبارتند از نماز - حج - زکات، روزہ - ولایت تسک کرد.

۱۴ سیرة مشرعه

۱۵ دلایل احکام از مفسرات نه مانع قضا

۱۶ در احادیث و آیات قرآن فقط این موارد ذکر شده است.

۱۷ دلیل اینست خوردن و آشامیدن روزہ را باطل می کند
۱۸ قول خداوند تعالی بخورد و یاسمید تا اولی غیر بی روزہ را تا آب

ابانه عهد

۱۹ روایت صحیح محمد بن مسلم است از امام محمد باقر (ع) است
۲۰ که فرمودند من زکات می رسد به روزہ دار آنچه که انجام بدهد تا زمانی که موی
۲۱ کند از چیزی جز خوردن و آشامیدن از زمان خوردن سرد آب.

۲۲ اینست عمومیت داریم که خوردن و آشامیدن اینست مقارن یا غیر مقارن باسد به این دلیل که حذف مطلق بر عمومیت
۲۳ می کند و با دلیل اطلاق است و اما این که حکم را عمومیت داریم از اهمیت اینست به دلیل اطلاق است که در ادله وجود دارد.

slaman

۱ عدم جواز نزد روز اطلاق که از سیره قضایی دهان می رسد، به دلیل این است که خوردن بر آن صدق می کند
۲ اما اطلاق که به قضای دهان نیز سیره مصداق خوردن در آن است، نه در حد اقل محبت اطلاق مشکوک بوده و
۳ برای برائت است.

۴ جواز استناد از اصول و عقیده: برای این که مصداق اکل و شرب محسوب نمی شود، من نسبت به حرام
بودن اینها بر روزه دار برائت جاری می شود.

۵ جواز نزد بردن آب دهان به ۱ اطلاق ادله نمی کشد از این و شرب شامل آن نمی شود.
۲ سیره جاری در میان فقهاء تا آنکه بر جواز آن است.

۳ در سیره عدم جواز نزد بردن آب دهان، موقع روزه موجب عسر و حرج می شود
در حالی که خداوند در سیره عسر و حرج رافعی کرده و نیز مرده: برای
۴ در دین هیچ عسر و حرجی قرار نداده است

۱۱ مبطل بودن جمیع روزهای روزه، به اقوال خداوند تعالی: برای شکار در یک ماه رمضان حلال شد با همسران آن فرسوس
۱۲ روایت صحیح محمد بن مسلم

۹ محتمل جمیع چه از قبل چه از خبر به واسطه ی اطلاق ادله ای است که سابقاً گذشت

۱۵ وجوب تعنای روزه بر کسی که نسبت به اصل دخول یا داخل شدن به مقدار حفته مشکوک است؛ به این دلیل
که او نسبت و عقده انجام مبطل را بر کرده است و آری به افطار موجب قضا است.

۱۶ مبطلان روزه بر کسی که خود را در روز ماه رمضان جنب می کند: روایت صحیح عبد الرحمن بن حجاج است: از اناک صدوق روایت
سوال کردم درباره مردی که در ماه رمضان با همسرش ملاعبه می نماید تا آنکه جنب می شود؛ اناک فرمود: کفار و کفار
۱۷ همانند کسی که با همسرش جماع می کند و جنب است؛ و همانا وجوب کفار به طالت التزام بر معتد بودن استراحت و در صورت
۱۸ قضا دلالت می نماید. این روایت ممکن است، اما سزاوارتر است «سایر اسباب نیز سزاوارتر است»

Arman

۱۴۱ دروغ بستن به خدا و پیامبر صلی الله علیه و آله روزی است. روایت موقتاً این بعد از اذان است (یعنی) همانا دروغ بستن
۲ به خدا و رسوله و انبیا و ائمه علیهم السلام موجب باطل شدن روزی می شود.

۱۴۲ مسلمانان بخلاف مجنون و عقرب و غیره ای گفته اند: نه ما و نه ما را هیچ و این نیز در بعضی وقتها و کفار و ادیب است روایت
۳ سلیمان بن جعفر صوفی از اهل بیت است که فرمود: از ما این که سخن روزی در ماه رمضان آب را در
۴ دهان خود به صفت کند یا بخورد آن را در بدن خود استنشاق کند یا بر روی غنچه را استنشاق کند و یا خانه را جارو کند
۵ و غیره در بدین و جملاتی او وارد شود بدو است که آگاه است سر و پای او روزی بگیرد زیرا این نام آن است که در روزی و کسان مبین
۶ و جامع کرمش در نظر است.

۷ این روایت چون بر استجاب باطل و غیره منقذ است
۸ به معنی است

۹ بنا بر این مسلمانان بخلاف مجنون و عقرب و غیره ای گفته اند: نه ما و نه ما را هیچ و این نیز در بعضی وقتها و کفار و ادیب است روایت

۱۴۳ غرض از این سردرد زیر آب است روایت موقتاً این سخن از امام محمد باقر است که فرمود: در روزی
۱۱ در زمان روزی بخدا سرسبز برادر زهره است آیا قضای او واجب است؟ افاقه فرمود: قضای او در اما آنکه اگر
۱۲ ننگ است در روایت صحیح محمد بن مسلم که گویند

۱۳ ممکن است بهر آنکه روایت صحیح است به این که روایت نخست در قرینه این که در روایت دوم معنی شده است
۱۴ عمل بر حرمت ننگین بود

۱۵ این حدیث است که عمل بر اینها در بعضی روزی در است

۱۶ و نیز گفته شده که بخارن مستقر است در روایت دوم عمل بر ننگین بود که نسیب عمل بر حکم به مصلحت بودن فرود بودن
۱۷ سرد را آب است: یعنی روایت صحیح محمد بن مسلم

۱۷۱ حدیث است: روایت صحیح محمد بن محمد بن ابی نصر از امام کاظم (ع) که دردی به دلیل
۱۸ مشکلی که دارد احتیاج می کند در حالی که روزی است اما اگر مورد جایز نیست روزی در احتیاج ننگ
۱۹ تعبیر است که مصلحت روزی با ننگ نیست و غیره فاشی در حکایت در صورت عمل به صلوات امر در واقعیت و
۲۰ احتیاج آن عمل فاشی در صورت عمل به صلوات امر در واقعیت و

۲۱ باجماع: حرام نیست و مصلحت روزی نیست روایت موقتاً حسن بن فضال: به افاقه این احسن
۲۲ لاجرم نامه نوشتیم و از او سوال کردیم چه کسی فرماید در مورد لطف ما کسوف آید روزی در آن را
۲۳ مصلحت نماید؟ افاقه فرمود: اگر ما با جمیع ائمه صلوات بر او باد

Arman

۱ کلا امتزاج بدون قصد روزه را باطل نمی کند؛ زیرا مبطل روزه باید با عمل احتیاطی باشد و زیاده در جامه که رسول
۲ ادم و فقیر دانسته باشد به برائت نهنگی است.
۳ عدم ابطال روزه به استهوا و روزنی داری که قصد شده است هیچ وجهی ندارد. بعد از افاقه صاف و علق
۴ شده است که چیزی روزه روزه دار را باطل نمی کند؛ استغراق کردن، احتیاط و عجاظت.
۵ ~~و غیر احتیاطی بودن احتیاط~~

۷ اگر باطل شود روزه کسی که تا اذان صبح بر حیثیت باطنی و اندیشه متوجه است از افاقه صاف و علق
۸ در صفت جنب شده است و بعد از آن غسل نکرده است. افاقه فرموده بینه ای را از آنکه بلامه است هر روز
۹ بگردد و باید مسکن را افاقه کند. زیرا وجود کفار و عدم دلالت امتزاج بر ابطال روزه و قضای آن نیز دلالت
۱۰ می کند.

۱۱ ~~و احتیاطی جنب صحت از افاقه صاف و علق است~~ رسول خدا در ماه رمضان نماز شب می خواند و پس
۱۲ جنب می شود و غسل کردن را باطل می کند تا آخر می انداخت.

۱۴ ~~عین بن عباس نقل شده که در کوفه از افاقه صاف و علق سوال کردیم در باره مردی که در اول شب در جامه صاف
۱۵ جنب شده است و او غسل نکردن را باطل می کند تا آخر می انداخته است؟ افاقه فرموده: روزه اش را باطل کند و قضای
۱۶ بر آنجا او نیست.~~

۱۸ اما عدم ابطال روزه در روایت اول، روایت را رد می نماید به ویژه بانو حبه که بعد از افاقه (مانند) بر محل مضارح
۱۹ که عقیقه استوار است، پس نماز نکرده که آن را ببرد و جوهر دیگری حمل نکند.

۲۱ و اما اطلاق روایت دوم، آن را رد می نماید و ناگزیر باید عمل شود بر موردی که بدون عیب بودن است زیرا
۲۲ موقوفه مراجعت دارد به این که در حال عیب بوده است.

۲۳ البته در اینجا تفصیل دیگری نیز وجود دارد و آن اینست: بقای غیر عجزی بر حیثیت اگر با همان خواب اول تا صبح
۲۴ خواب بماند روزه اش باطل نیست. اما اگر عجزی که قبل از اذان بیدار شود و دوباره بخوابد، روزه اش باطل است
۲۵

Arman

۱۱ استغفار مجیدی (ق) سے ہے مطلقاً ہونا روزہ سے روایت صحیحہ علیہ از اہل اہک صادق ہے، اگر روزہ دار نماز
۲ قی کند روزہ اسے باطل ہے اور اگر غیر مجیدی استغفار کند روزہ اسے باطل نہیں کہتا۔

۳
۴ و اما صحیحہ عبد اللہ بن مسعود از اہل اہک صادق ہے از پیرس علی، پس لایا باید قی کرے یا عمل کرے کہ دن بھر نماز
۵ نہ پیم بہ دلیل صحیحہ علیہ۔

۶
۷ روزہ اور صحت روزہ ص ۱۸۱

۸ } اسلام
۹ } صحت روزہ
۱۰ } خالی بودن از حیض
۱۱ } خالی بودن از نفاس
۱۲ } عدم مسافرتی کہ موجب قصر نماز شود
۱۳ } خالی بودن از مدغمی کہ موجب صبر شود

۱۴ مستزات

۱۵ ۱ شرط اسلام بر صحت روزہ ہے اور دعا و انفاق و اجاع تمام عیناً

۱۶ } ۲ خالی بودن از نماز
۱۷ } ۳ روایت ہے صحیحہ عبد اللہ بن مسعود از اہل اہک صادق ہے، و حیضان امرت
۱۸ } کہ این مردم گفتار و عبادت پرستارین و عبادت پرستارین یک امانی را کہ بر صبر بر آنها
۱۹ } صبر کرده بودند کہ روزہ
۲۰ } صحت روزہ روایت ہے صحیحہ
۲۱ } نفاستہ در آید و روایت ہے صحیحہ از اہل اہک صادق ہے و نیز صحیحہ دیگر

۲۲
۲۳ ۴ اعتبار عقل در صحت روزہ ہے زیرا ابا عبد اللہ صحت روزہ سے روایت صحیحہ علیہ از اہل اہک صادق ہے، و اگر روزہ بر مسلمان
۲۴ } عجبون نیست، دلیل دیگر بر صحت روزہ صحیحہ علیہ از اہل اہک صادق ہے۔

۲۵
۲۶ ۵ بانی از حیض و نفاس بر صحت روزہ ہے روایت صحیحہ علیہ از اہل اہک صادق ہے، سوال نیز در روزہ
۲۷ } نہ کہ قبل از غروب خورند در رمضان حیضی نہ شود اہل اہک صادق ہے، و روزہ ایست با برافراہ کہتا۔

۲۸ Alman

۱. روایت محمد بن یحیی بن یزید از ابن سنان بن سنان: از امام ابراهیم بن محمد، در مورد روزه که بعد از نماز روزی ۵۰ رمضان بجز نماز می شود سوال کردیم که آیا روزه آن روز را گناه کند یا خیر؟ امام فرمود: افطار کند و روزه آن روز را عفتا کند.

۲. محمد بن یحیی بن یزید از ابان بن عثمان روایت کرد که با آن معانی است: اکثر زان قبان از شهر حیفین می شود، چه تو این غذا و آب بخوری و اگر بعد از آن در آن روز روزه نگیری، در روزی که روزه است بر آن عمل کنی، اگر چیزی نخوری و بیایا میدان این روایت نزد امام ما هم می رسد، چه خوب است بنا بر این از عفتا است.

۳. عدم سفر در وقت روزه است که قرآن

۴. روایتی موقوفه ساجه از ابان سوال کردیم در مورد روزه در سفر می شود یا نه؟ امام فرمود: اگر در سفر وجود ندارد در زمان بیامید یعنی حاضر سفر روزه گرفتند و بیامید آنرا را گناهان را نماند و فرمود: هیچ روزی را در سفر وجود ندارد در هر روزی که در آنجا که چند روزی آنرا اصرار کرده است.

۵. سفر و عیب سلسله

۶. اگر کسی در این سلسله باشد از آن است که روایت محمد بن عمار بن یحیی و حباب از امام صادق (ع) می باشد که اگر کسی در این سلسله باشد و روزه افطار می شود و اگر روزه افطار کردی نمازت مکنت می شود.

۷. سفر در جنگ

۸. مسافری که از روی جهالت در سفر روزه گرفته قضای آن را در وقت عیاش بن قاسم از امام صادق (ع) سوال کردیم که قبل از آن ظهر سفر کند و بعد از آن برگردد از آن روایت می آید؟
۹. بعد از ظهر سفر رود و مسافر می گویند باید روزه است را بگیرد. روایت محمد بن عبید بن زراره که امام صادق (ع) در مقابل این روایت عروایت موقوفه علی بن یقین از امام موسی بن جعفر (ع) است که می گویند قول اول ترجیح دارد چون مخالف تقیه است پس قول اول که صحیح است ثابت می شود.

۱۰. تسبیح از زوال به مقصد رسیده است، اگر مسافر در انجام بیاید روزه است را بگیرد روایت محمد بن یحیی بن یزید

۱۱. بعد از زوال به مقصد رسیده است، اگر مسافر در انجام بیاید روزه است را بگیرد روایت محمد بن یحیی بن یزید

Arman

Subject:

Year: Month: Day:

۱ کسی دارد بخورد می خواهد در آن اقامت کند اگر قبل از فجر در آن روز ببرد یا بعد از آن ببرد دلیل
 ۲ آن محمد بن محمد بن مسلم از اعاک صادق (ع) می باشد اگر مسافر قبل از طلوع فجر وارد مکانی بشود که می خواهد در
 ۳ آنجا اقامت کند یا بعد از آن روز ببرد و اگر بعد از طلوع فجر ببرد باید در روزه واجب شست و اگر جزو است می تواند
 ۴ روزه بگیرد.

۵ اما قول مشهور این است که اگر قبل از زوال ببرد واجب است روزه بگیرد و تفاوتی نمی کند که قبل از فجر باشد یا
 ۶ بعد از فجر بد احتیاط و مقتضی وجوب است هر چه در آن از حیالفت با عسک و حیالفت با عسک هر چه جلوتر می آید
 ۷

۸ ۱. مستند عدم صریح برای صحت روزه ۱. قرآن کریم
 ۹ ۲. روایت مستند
 ۱۰ ۳. روایت عدم درستی ملازم است و صحیحی که برای روزه دار
 ۱۱ عذر داشته باشد روایتی که عنوان بیماری در آن وجود دارد
 ۱۲ روایت صحیحی که در آن مسلم با اعاک صادق (ع) گفتند خود را
 ۱۳ صریحی که موجب اقرار روزه باشد حقیقت است اما اگر نمود: به تحقیق خود روزه دار است

۱۴ ۱. خوف از ضرر برای اقرار ضرر اقرار می کند واجب است
 ۱۵ ۲. حدیثی که در آن اعاک صادق (ع) روزه دار گفتند
 ۱۶ بجز آنکه می ترسیدم از اقرار کردن و این روایت مخصوص صریح
 ۱۷ حیثیت است بلکه هر چه در حدیثی مذکور است برای اقرار روزه حدیث است

۱۸ ۱. دلیل صحت قول دلت فاجر و لغة در مورد صریح است سیرة عطا این بوده و از اخباری شرح حم زنده
 ۱۹ لذا لازم است به قول طیب عمل شود
 ۲۰ ۲. اصحیح قدر که خوف ضرر داشته باشد برای اقرار ضرر بودن
 ۲۱ کافی است
 ۲۲ ۳. قول طیب مورد اقرار است

Arman

احکام عامه و طهارت روزنه ۱۸۶ شرح ۳۵

۵۸

۱. بطلان و وجوب قضای روزنه در صورت منقذات روزنه که ذکر شد در صورتی محقق نمی شود که روزنه بار در بار کتاب
 ۲. آنجا اختیار داشته و عدوی انجام داده باشد چیزی و بقاء بر جنابت که اختیار روی در آن نکرده است و در ماه رمضان و
 ۳. غیر آن نیز فرضی نمی کند.

۴. جاهل به ما قبل بودن مثل عالم و حمار و عامداست.
 ۵. در کفاره افعال سه چیز خیار است و اگر نداشت از جمیع بد را انجام دهد باید استغفار کند و اگر بعد از آن غسل
 ۶. شود و توبه از انجام دهد کفاره بر او واجب است.

۷. شکر در طوع و خیر عدم شکر
 ۸. اگر بعد از انجام عمل روغن شود که فخر طوع کرده حقا بقضا بر می خیزد او است اگر چه مراعات نکرده باشد ولی
 ۹. اگر به حالت شکر باقی بماند چیزی به سجده او سنت است.

۱۰. شکر در عزوب
 ۱۱. یعنی توبه از مطالبات را انجام دهد. اگر انجام دهد حقا و کفاره واجب می شود مگر آنکه
 ۱۲. روغن شود عزوب داخل شده است.

۱۳. عقیقه در مطالبات روزنه
 ۱۴. یعنی قضای روزنه بر او واجب است اگر چه که آن عمل را انجام ندهد.

مستذات

۱۵. روایت صحیح صحیحین مسلم که نذرت بر ارباب طلب محمدی مطابق است بر روزنه روزنه دار چیزی
 ۱۶. غیر برین برسانند اگر اجتناب کند از ۳ صفت: خوردن و آشامیدن و زنا و نزدیکی بر در آن
 ۱۷. روایت صحیح صحیحین از احکام مطابق (یعنی صورتی خرابی و کسر و خوردن را اما اگر خوردن و کسری کند آنچه خوردن
 ۱۸. رزق بود که جز آنجا کرده

۱۹. آینه عدم عفو را هر آنکه که خداوند بر او مسلط کند صاحب آن چیزی سنت
 ۲۰. حدیث رفع بیان است اگر قائل شویم که این رفع بر رفع عذاب اضروی نمی باشد

۱. بجا آمدن جنابت سے اگر بعد از بیداری دوبارہ نجابت واجب است۔ فقہاندہ بدلیل صحیحہ معاویہ بن عمار بہ اہل
صافق رحمہ اللہ گفتیم: مردی اول شب جنب میں سوئے، میں می خوابید، تا صبح در ماہ رمضان، (افا) فرمود: بیدار چینی
سنت، گفتیم: اگر بیدار شود دوبارہ تا صبح بخوابد فرمود: حجاز اس میں واجب است کہ روزہ آن روز روزہ تھا لکن۔

۲. فرق بین روزہ صیام رمضان و غیر آن سنت سے روایت صحیحہ علیہ السلام کہ گذشتہ و این کہ در بعضی از
روایات فقط رمضان آفندہ، ضروری نہ رسد۔

۳. حاصل بہرہ فعلی بودن عامتہ عالم است۔ این است کہ حاصل ہم عامتہ است ہم قاعدہ و نہایت
امرا این است کہ حاصل، یعنی مانند گمان عمل عدل است
میں اطلاق عدل روزہ، شامل او نیز می رسد۔

۴. ہمد تکب در کفارہ میں ۳ چیز صحت است۔ ۱۔ قول مسطور و بعضی قائلند باید ترتیب تدریجاً کفارہ و غیرت روزہ
۲۔ روایت صحیحہ عبداللہ بن اسحاق از احاک مسطور (صحیح)

۳۔ صحیحہ علی بن جبیر در کتاب سنن از ابیادری (افا) موسی بن جعفر
۴۔ روایت علی بن جعفر صحیح است

۵. برای کسی کہ نمی تواند قضا و کفارہ بخورد کافی است استغفار کند۔ دلیل آن ذیل روایت گذشتہ صحیح بلبر
روایت صحیحہ علی بن جبیر از موسی بن جعفر

۶. وجود کفارہ بعد از کفارہ قدرت بندگان سے چون کفارہ وقت محدود ندارد۔

۷. صلح استغفار جو ضروری است و مرتبہ حرام نمند است و نیز روزہ اگر باطل است۔

۸. اگر بعد از صیام روزہ کسی فریاد کند کہ در او قضا واجب است۔ اطمینان معنی قاعدہ
۱۔ روایت صحیحہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) و غیر صحیح نقل (۱۰)

صغیر بن یزید بہ اللہ
چون سماعہ از زرارہ ان بود

۱ اگر کسی نماز بر سر خود راقم باشد به خاطر اهل بیت و قضای روزی بر عهده این نیت و کفاره هم واجب است

۲ اگر نیت مفطرات بر دلیل استصحاب مؤمنین جایز نیست و اگر

۳ اگر کسی در وقت غروب نماز کند و بعد از آن نماز را بخوابد و چون از خواب بیدار شود و غنای را بخورد

۴ هم قضای و کفاره واجب است و اگر نماز را بر اهل بیت استصحاب کنیم نیت بر اهل بیت

۵ نیت برسد

۶

۷ اگر کسی در وقت غروب داخل شده و چیزی بر عهده او نیست زیرا که نیت مؤمنین قضای

۸ نیت شده و نیت مؤمنین کفاره، نهایت امر این است که شخص از باب تجزیه عجزات شود

۹ اگر کسی نیت مطلق (در نماز) روزی بر عهده نماز است یا بعد از آن نیت در وقت نماز روزی بر عهده است

۱۰ نیت بر اهل بیت واجب است که عبارت است از اهل بیت از بعد از نیت انجام ندادن است و در کفاره بر اهل بیت واجب نیست چون

۱۱ عمل مدفن انجام ندادن است و نیت کفاره نیت است

۱۲ احکام اعتکاف

۱۳ تعریف اعتکاف: توقف در مسجد به قصد عبادت است و متوجه مؤکد است

۱۴ ۱- روزه داشته باشد

۱۵ ۲- بنا بدکتر از ۳ روز باشد

۱۶ ۳- در مسجد جامع باشد که حداقل ۱ بار نماز جماعت صحیح و مفید بشود

۱۷ محرمیت مسجد

۱۸ ۱- استنشاق بوی خوش و عطر همراه با لذت

۱۹ ۲- خوردن و نوشیدن و در امور دنیوی وارد شود

۲۰ ۳- نماز که در امور دنیا یا این به قصد برتری جوئی

۲۱ ۴- خارج شدن از مسجد، مگر به اقتضای ضرورت در صورت خارج شدن زیر سایه نباشد

۱. دست اندازنده بر اوست مسجد جامع باشد ← ارایه معروف است

۲. عدم ارایه مسجد در مسجد اربعه است

۳. عدم ارایه هر مسجدی که نماز جماعت در آن برگزار شده باشد

۴. عدم ارایه هر مسجدی که اقامه اذان در آن نماز خوانده باشد ← روایت

۵. مسجدی که در آن نماز جماعت خوانده شود، در آن مسجد اذان خوانده شود

۶. اعتقاد فنی که در مسجدی از مسجد بزرگتر، برپایه شود (اقامه نماز) هیچ اعتقادی

۷. نیست مگر اینکه در مسجدی بزرگتر از آن اقامه اذان نماز برگزار کند و هیچ اشکالی

۸. در اعتقاد فنی که در مسجدی کوچکتر، مسجد بزرگتر برپایه شود نیست

۹. عدم ارایه: همه مساجد

۱۰. فقط در مسجد جامع اکتفا شده ← روایت صحیح حلبی که نوزست

۱۱. بعضی از علما از اقامه اذان محصور را میگویند و بعضی از آنها اعتقاد بر این دارند که اقامه اذان در مسجد اربعه است

۱۲. در آنجا نماز خوانده است محصور دیگر ندارند

۱۳. مگر اینکه این قسم در ارایه اذان باشد و ظاهر بر این است که نماز جماعت در آن اقامه اذان عملی باشد حال آنکه

۱۴. هر مسجدی که برپایه شود

۱۵. نتیجه اینکه در نیز نامیده است اذانی از اجنبی است: اذانه در این مثل مسجد حلبی بر اعتبار مسجد جامع دلالت میکند هر چند

۱۶. در آن نماز جماعت مسجدی برپایه نشود و اذانی است مسجدی که در آن نماز جماعت مسجدی که در آن نماز

۱۷. جماعت مسجدی برپایه شده باشد دلالت نمی کند، هر چند مسجد جامع نباشد

۱۸. من توان بین این دلیل جمع کرد و جامع را اول کرد هر مسجدی که در آن نماز جماعت مسجدی برپایه شده باشد و جامع

۱۹. اقامه اذان نماز جماعت باشد نه اینکه در آن مسجد جامع باشد که در مسجد معروف است، بلکه مطابق

۲۰. احتیاط آن است که اعتقاد در مسجد جامع باشد که در آن نماز جماعت مسجدی برپایه شده باشد و مسجدی است که اعتقاد در

۲۱. مسجدی که اقامه اذان شود

۲۲. که دلیل عدم جواز مباشرت با اذان است ← سخن جناب بلذ مرتبه است ← و با زنان گفتند آنگاه فرمودند که

۲۳. اگر روایت مؤلفه این جهت از اذان جناب است: لا یأبى تکلف فی تواجدها بلها نوافذ اسی مباشرت

۲۴. کند؟ در صورت با عدالتش مباشرت نکند نه سبب و نه روز در دلتان که معتقد است

استنداد
۱. تفسیر اعتقاد فیه معانی که ذکر شد
۱. امانت تبارین علیا

۲. روایت صحیح داود بن سرجان: امام باقر عقیق در مدینه بودند، به آن

صداق می گفتیم: ای خواجه اعتقاد کنتم، چه چیزی برابر خود واجب کنیم؟

امام فرمود: از مسجد خارج شو، مگر برای کار ضروری و زبیر ساینه نشین و راه

نرو تا آنکه به مکانی (مسجد) برگردی

آیا همین که انسان در مسجد قرار گیرد عبادت است یا علاوه بر این باید عبادت خداوند کرد، مانند نماز و دعا و غیره؟

برای این اعلام دهد؟ محبت فعل اول بعد شیت به دلیل ظاهر صحیح قلبی، بلکه دلیل بر شیت از توقف وجود ندارد.

۳. چرا اعتقاد باید در مسجد باشد؟ به خاطر سه عالم است

۴. روایت صحیح حدیث از امام صادق (ع): اعتقاد صحیح شیت، مگر اینست

روزه بگیرد در مسجد جامع باشد

که آن زمان با او بی آعلی در میخانه صحیح است

۵. دلیل استحباب سوره اعتقاد فیه است
۱. امر خداوند حضرت ابراهیم را به تضرع و سجده برای خداوند است بدانند

۲. ابراهیم و اسماعیل بنان گرفتیم که حرم خدا را از هر یبسی پاکیزه دارند

۳. برای اینکه احل ایمان به خداوند و اعتقاد حرم بیابند در آن رکوع و سجده کنند

۶. روایت مؤید دیگری از امام صادق (ع) است که رسول خدا (ص) فرمودند: اعتقاد

در ماه رمضان معادل دو حج و دو عمره است. سکون نوبه است به دلیل بیان تلخیص

۷. دلیل بر صحیح اعتقاد فیه روزه است روایت صحیح حدیث که گذشت در مستند

۸. دلیل محبت اعتقاد فیه روزه است روایت مؤلف محمد بن زبیر از امام صادق (ع): اعتقاد فیه که در روز شیت

و مقصود از محمد بن علی در زندان روایت همان ابن قتیبه اسفندیجی است که گفته بوده

Arman

Subject: ۴۳
Year: Month: Day:

۱. مستنداً حقیقتاً من حریمت به جماع... برائت است بعد از اینکه ادله از عنین جماع قاضی شده

۲. کس عدم جواز از استصحاب بوی جزوین و در بیان... روایت صحیح است این مجید از اراک با قریح است: مختلف استماع بود

۳. ا. شرط لذت بردن در استماع بود به خلاف کسرا بفرافاد که آن است و سایر منسلاً بفرافاد این باشد که استماع همیشه
بالمذات بردن است و عملاً در برابر یک تعیینیه پس در میان بالمذات بردن بر آن تا گید دارد.

۴. یعنی از چندین نیز در یک نزاع... روایت صحیح است این مجید که گفت

۵. تعیید بعضی از نزاع برای امور دنیوی باید پس به قصد غلبه بی باشد اما اگر برای ایهات حق یا رد باطل باشد
استماعی ندارد چون بعضی از آن میفرود است

۶. دلیل عدم خروج مختلف از منی مگر با بار چند در... دلیل روایت صحیح داورین صرحان مستنداً